﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک 18 نومبر 2016ء | 17 صفر 1438 ہجری قمری ❁ 18 نبوت 1395 ہجری شمسی | شمارہ47

حفاظت الٰہی کے حصول کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو صبح و شام حفاظتِ الٰہی کے حصول کے لئے یہ دعا سکھائی:

اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوّت حاصل نہیں۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ اور جو خدا نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داوٗد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح حدیث نمبر:4413)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اللہ کی قسم! مَیں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے سلطان مبین عطا فرمایا ہے اور میں اپنے ربّ کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اللہ نے لوگوں کو نافرمان اور زمانہ کو تاریک وتاررات کی طرح پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا کہ وہ توبہ کریں۔

’’اے لوگو! عوام کی باتوں کی طرف مائل نہ ہوو۔ وہ تو سلامتی کی راہوں سے منہ موڑ چکے اور اگر تمہیں تعجب ہے تو ان کی اس بات سے بڑھ کر تعجب والی کوئی بات نہیں کہ عیسیٰ جسم سمیت آسمانوں پر زندہ ہے پھر بھی اس کے باوجود مُردوں سے جاملا ہے اور ان کے ساتھ جنتوں میں داخل ہوگیا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ آخری زمانے میں مُردوں کی صحبت ترک کردے گا اور کسی سرزمین پر نازل ہوگا اور چالیس سال تک ٹھہرا رہے گا۔ پھر وہ اس جگہ سے کوچ کرے گا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مُردوں سے جاملے گا۔ یہ ان کے اعتقادات کا لُبِّ لُباب اور ان کی خرافات کا خلاصہ ہے۔ پس ہم اس ہذیان آمیز بیان سے حیرت زدہ ہوگئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا خواہشات نے انہیں اس کی طرف کھینچا ہے یا وہ سودائی ہوگئے ہیں۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ باوجود ایک زمانہ گزر جانے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے وہ اب تک حق کی طرف ہدایت نہیں پا سکے؟؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ جنون کس قسم کا ہے حالانکہ اس پر صدیاں بیت گئیں۔ پس اللہ کی قسم! مجھے مخالف قرآن اور ایمان کی بیخ کنی کرنے والے امر پر ان کے اصرار نے حیران کر دیا ہے۔ جب کہ صدی کے سر پر ہر قسم کی بدعت کے غلبہ اور کافروں کے غلبہ پا جانے کے وقت اللہ کا حَکَم حق اور حکمت لے کر ان کے پاس آیا۔ پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کس وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کیا ہے حالانکہ وہ زمانے کو پکار رہا ہے اور زمانہ اسے پکار رہا ہے۔ اور اللہ کی قسم! میں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے سلطان مبین عطا فرمایا ہے اور میں اپنے ربّ کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اور اگر حجاب اٹھ بھی جائے تو میرے یقین میں کوئی اضافہ نہ ہو۔ اللہ نے لوگوں کو نافرمان اور زمانہ کو تاریک وتاررات کی طرح پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا کہ وہ توبہ کریں۔ ہم انہیں نصیحت کیسے کریں جبکہ وہ لوگ سنتے ہی نہیں اور وہ حق کی راہ سے ہٹتے جاتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے مائدہ اور اس کی روٹی سے فرار اختیار کیا اور بکھر گئے اور خوان اپنی جگہ پر دھرے کا دھرا رہ گیا اور انہوں نے دنیا کے روغنی نانوں کو ترجیح دی اور اس کے لئے ان کے منہ سے رال ٹپکی اور ان کے ہونٹوں نے اس کا مزہ لیا۔ پس میری سچائی کے اظہار میں کم از کم یہ ہوگا کہ جن مصائب کی میں نے وعید کی ہے ان میں سے بعض مصیبتیں انہیں پہنچ کر رہیں گی۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ انتظار نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہے اور یہ قرآن اور حدیث سے ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔ پس وہ عیسیٰ کی موت کا شدت سے انکار اور اس کی زندگی پر اصرار کر رہے ہیں اور اسی عقیدہ پہ وہ مرتے ہیں۔ پس تُو اس سے اجتناب کر۔ اگر تُو ان لوگوں میں سے ہے جو فرقانِ حمید پر ایمان لاتے ہیں اور انکار نہیں کرتے تو ان لوگوں جیسا نہ بن جنہوں نے کلام الٰہی کو پس پشت ڈال دیا ہے اور وہ پرواہ نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اُس کی حیات پر اجماع ہے۔ ہرگز نہیں۔ درحقیقت وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ جب ان میں معتزلہ موجود ہیں تو پھر اجماع کیسا؟ جب ان سے کہا جائے کہ کیا تم اپنے ربّ کے فرمان فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ پر غور نہیں کرتے یا کیا تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ تو اس کا جواب ان کے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی آیات کی تحریف کریں اور یہ کہیں کہ تَوَفِّی کے معنی روح کا بجسد عنصری اٹھایا جانا ہے۔ تُو دیکھ وہ کس طرح راہِ حق سے ہٹ رہے ہیں۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ قول وہ قول ہے جو عیسیٰ قیامت کے روز بارگاہِ ربّ العزت میں جواباً کہیں گے جب اللہ ان سے اُمّت کی گمراہی کی نسبت پوچھے گا اور یہی کچھ تم فرقان حمید میں پڑھتے ہو۔ اللہ کی قسم! مجھے ان کی حالت اور عقل وعرفان پر سخت تعجب ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنی روح قبض کئے جانے اور اصحاب قبور کے زمرہ میں شامل ہونے سے قبل حشر ونشر کے روز حاضر ہو۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ غور نہیں کرتے اور صحابہ نے خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین میں دفن کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ پس یہ کہنا بے ادبی ہوگی کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ اور یہ ہے بھی عقل کے خلاف۔ بلکہ وہ (عیسیٰ) اپنے دوسرے (رسول) بھائیوں کی طرح فوت ہوگئے اور اپنے ہم عصر لوگوں کی طرح وفات پا گئے۔ اور ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں میں در کر آیا ہے۔ اور انہوں نے صرف اسی خصوصیت کی وجہ سے اُسے معبود بنالیا ہے۔ پھر نصاریٰ نے مال ودولت خرچ کر کے اس عقیدہ کی تمام دیہاتوں اور شہروں میں اشاعت کی۔ کیونکہ ان میں کوئی بھی اہل فکر ونظر نہ تھا۔ اور وہ جو مسلمانوں میں سے متقدمین ہیں ان سے یہ بات صرف ٹھوکر اور لغزش کے سبب سے ہوئی ہے۔ پس نادانستہ طور پر خطا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک معذور قوم ہیں۔ اور انہوں نے یہ غلطی محض سادہ لوحی کی وجہ سے کی ہے۔ اور اللہ صحت نیت سے اجتہاد کرنے والے ہر مجتہد کو جو کسی خیانت کے بغیر حتی المقدور تحقیق کا حق ادا کرتا ہے، معاف فرما دیتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے، جن کے پاس امام حکم ہدایت کے کھلے کھلے دلائل لے کر آیا اور اس نے ہدایت کو گمراہی سے علیحدہ کر دیا اور جو پوشیدہ تھا اسے ظاہر کر دیا۔ پھر بھی انہوں نے اس کی بات سے اعراض کیا اور حق کی راہوں کو نہ اپنایا بلکہ اسے روکا جس نے انہیں اختیار کیا اور انہوں نے اس کی مخالفت کی اور وہ دشمنوں کی طرح عناد اور فساد کی حالت میں مر گئے۔ اور اس پر خوش ہوئے اور انہوں نے آنے والے کو بھلا دیا۔ کیا وہ اس کا انکار کر دیں گے جس سے اللہ نے ڈرایا ہے اور جب اجل مقدر آئے گی تو وہ اپنی موت کی جگہ سے تجاوز نہیں کر سکیں گے اور ہر جان جو اپنے ہوائے نفس سے کر چکی ہوگی اسے دیکھ لے گی اور جو شخص اللہ کے حضور قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوگا وہ جہنم کے شعلوں سے بچایا جائے گا۔ اور اعراض کرنے والے گنہگار کے لئے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔ اور ہم اسی انتظار میں صبح وشام کرتے ہیں۔ اور اپنی نگاہ کو ہر آن قضا وقدر کی طرف دوڑاتے ہیں۔ یقیناً اللہ کے عذاب نے تمہارے دروازے پر دستک دی ہے اور اس نے تمہاری کچلیاں توڑ دی ہیں تو پھر کیا تم دیکھتے نہیں اور تم جنگل میں موت کے شیر کے قریب پہنچ گئے ہو۔ سوائے غافلو! تم اس کے لئے نجات کا قلعہ تیار کرو۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ تمہاری زندگی ایمان اور دین سے وابستہ ہے نہ کہ روٹیوں اور چشمہ کے بہنے والے پانی سے اور جب دین چلا جائے تو پھر کوئی زندگی نہیں اور جس کا دین ضائع ہوگیا تو وہ مُردوں کے مشابہ ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کفر نے اسلام کی پسلیاں توڑ دی ہیں اور عوام کی زبان پر اب اس کا صرف نام ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شیر (یعنی اسلام) کتّوں سے زخمی ہوگیا ہے اور شکار کرنے کی بجائے پسپائی پر راضی ہوگیا ہے۔ اور کشتی میں ہلاک ہونے والوں کی جگہ پر جا بیٹھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں ہر طرف سے دکھ اور تلخ زندگی ملی اور آفات نے تمہیں اپنا رفیق منتخب کر لیا ہے گویا ان (آفات) نے تمہارے صحنوں کو کشادہ پایا اور تم ہر روز ان آفتوں کے نیچے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاتے ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ تم پر آفتیں پے در پے نازل ہو رہی ہیں اور تمہیں تہس نہس کر رہی ہیں اور کوئی آفت تم پر نازل نہیں ہوتی مگر وہ اپنے جیسی پہلی آفت سے بڑی ہوتی ہے مگر پھر بھی تم خوف نہیں کرتے۔‘‘

..........................(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 90 تا 96۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم ستمبر 2014ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک خوشی کا موقعہ ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف تمہاری توجہ رہنی چاہئے۔ اور جب لڑکی اور لڑکے کی بھی اور ان کے خاندان والوں کی بھی توجہ ہو گی تو تبھی یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ قائم ہونے والے رشتے (جو ہیں) ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اگر حاصل کرنی ہے تو پھر ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور وہ یہی ہیں کہ آپس میں اعتماد کی فضا پیدا کرو۔ اپنے رحمی رشتوں کا خیال رکھو اور ہمیشہ سچائی سے کام لو۔ تقویٰ سے کام لو۔ اور ہمیشہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا نیکیاں آگے بھیجی ہیں اور کیسی نسل پیدا کی ہے جو نیکیاں کرنے والی ہے، جو اِن نیکیوں کو آگے چلانے والی ہے، جو تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہے۔ پس اس موقع پر بھی صرف ذاتی خوشیوں کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اصل خوشی اسے قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد مَیں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ خلعت مبارکہ بنت مکرم فاروق احمد خان صاحب لاہور کا ہے جو عزیزم ابن مہدی منصور ابن مکرم منصور احمد خان صاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کے ساتھ دس لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کے وکیل مقرر ہیں۔ لڑکی کے وکیل مکرم مرزا مغفور احمد صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مکرم مودود احمد خانصاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انعم خان بنت مکرم حبیب اللہ خانصاحب یوکے کا ہے جو عزیزم مسعود احمد خان ابن مکرم منصور احمد خانصاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار یو اے ای درہم حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صلاحت بنت مکرم مبشر احمد صاحب عمر کوٹ سندھ کا ہے جو عزیزم فرہاد احمد (مربی سلسلہ) ابن مکرم پرویز احمد صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل مکرم طارق محمود صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ محسنہ محمود باجوہ بنت ناصر احمد باجوہ صاحب کا ہے جو جرمنی میں رہتے ہیں۔ یہ عزیزم امتیاز احمد شاہین مربی سلسلہ ابن مکرم مبشر احمد شاہین صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین ملک بنت مکرم سلطان احمد ملک صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم داؤد تائی شان چو صاحب ابن عثمان چو صاحب (جو عثمان چینی صاحب کہلاتے ہیں) کے ساتھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ اسماء جاوید بنت مکرم جاوید چوہدری صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم محبوب احمد خالد ابن مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر بیت المال ربوہ) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الشافی بنت مکرم پرویز احمد صاحب لندن کا مکرم باسل احمد (واقف نو) ابن مکرم منظور احمد صاحب قادیان کے ساتھ دو لاکھ انڈین روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ طلعت بنت مکرم نذیر احمد بھٹی صاحب عمر کوٹ کا ہے جو طاہر احمد ابن مکرم بشارت علی صاحب عمر کوٹ سندھ کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب لڑکی کے اور مکرم منیر ذوالفقار صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سبین باسط ساہی بنت مکرم پاشا کلیم احمد ساہی صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم احمد بازید ساہی صاحب ابن مکرم وسیم ساہی صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا:۔ ہو گئے ہیں پورے؟ کوئی رہ تو نہیں گیا؟

جس پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اثبات میں جواب عرض کیا۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

مجلس انصار اللہ فن لینڈ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

لندن

24-9-16

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ فن لینڈ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مَیں آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں مختلف مقامات پر نماز کا حکم دیا ہے اور اس کی اہمیت اور افادیت بیان فرمائی ہے۔ احادیث میں بھی نماز کے مسائل اور اس کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک قوم مسلمان ہوئی اور انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف کر دی جائے۔ مگر آپ نے یہی فرمایا کہ دیکھو جس مذہب میں خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں وہ مذہب ہی کچھ نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 614)

آپ سب انصار اللہ کے ممبر ہیں۔ اس عمر میں طبعی طور پر انسان کے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی اس عمر میں بھی نماز سے غافل ہے تو یہ بہت فکر والی بات ہے۔ نماز انسان کو اطمینانِ قلب عطا کرتی ہے۔ برائیوں سے اور فحشاء سے بچاتی ہے اور روحانی ترقی عطا کرتی ہے۔ یہ وہ معراج ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا عطا کرتی ہے اور اس کی دنیا و عاقبت سنوارتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ جو لوگ نمازوں کے پابند ہوتے ہیں وہ ہر پہلو سے اپنی دینی حالت بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ دینی خدمت کے کاموں میں مستعدی سے حصہ لینے لگتے ہیں۔ پھر وہ ہمیشہ خلافت سے بھی اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے خود بھی خلیفۂ وقت کو دعائیہ خطوط لکھتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی اس کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ایمان و اخلاص میں مسلسل ترقی کرتے رہتے ہیں اور ان پر برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس آپ بھی ان برکتوں کے حصول کے لئے ان سب نیکیوں کو اپنائیں اور اس کی ابتدا نمازوں کی ادائیگی سے کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور اس کے رسول ادا کرنے کو شرائطِ بیعت میں شامل فرمایا ہے۔ پس نماز ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔ اس کے ایسے پابند ہو جائیں کہ پھر کبھی یہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 425

مکرمہ سحر عبدالجلیل صاحبہ(2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں ان کی بیعت کے بعد کے حالات کا تذکرہ ہوگا۔ وہ بیان کرتی ہیں:

میرا خاوند مجھے زبردستی ایک دو مولویوں کے پاس لے گیا۔ احمدیت کی صداقت میں مجھے ادنیٰ شک نہ تھا لیکن ان مولویوں سے بحث کے دوران مَیں نے محسوس کیا کہ مجھے احمدیت کے بارہ میں لوگوں سے بات کرنے کے لئے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرکے اپنے موقف کی وضاحت اور دفاع کے لئے قاطع دلائل سے مسلح ہونا ضروری ہے۔

اندرونی اور بیرونی دباؤ اور میرا اثبات

اس کے بعد میرا خاوند مجھے اردن لے گیا جہاں امجد نامی ایک مرتد سے میری ملاقات کروائی۔ اس نے تو مجھے اپنا نام نہ بتایا لیکن اس کی ایک کتاب سے اس کا نام پڑھ کر مجھے سمجھ آگئی کہ یہ وہی شخص ہے جس کے دو بھائی مخلص احمدی ہیں اور یہ بھی احمدی تھا لیکن اسے ٹھوکر لگ گئی۔ اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بعض اوراق دیتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ السلام کے کلام میں تضاد ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ان مقامات کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر تمہاری بات میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو تمہارے دونوں احمدی بھائی اب تک احمدیت چھوڑ چکے ہوتے۔

یہاں سے نکل کر ہم اپنی خالہ کے گھر گئے جس نے مجھے نصیحت کے رنگ میں کہا کہ تمہارا خاوند بہت اچھا ہے جو اب تک تمہیں برداشت کر رہا ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک تمہیں اپنی کار کے نیچے کچل کر کہتا کہ خدا کی تقدیر یہی تھی۔ یہ سب کچھ خاموشی سے سننے کے بعد میں اپنے ماموں کے گھر گئی۔ انہوں نے بھی میرے احمدی ہونے کے بارہ میں سن رکھا تھا اور میرے ساتھ بحث کرنے کے لئے تیار تھے۔ ان کے گھر پہنچے تو انہوں نے بعض آیات کی تفسیر کے بارہ میں بات شروع کردی۔ میں نے بعض آیات کے بارہ میں جماعتی تفسیر بیان کی جسے میرے ماموں نے بہت پسند کیا۔ یہ دیکھتے ہی میرے خاوند کو خطرہ لاحق ہوگیا کہ کہیں میرے ماموں کے دل میں میرے لئے کوئی نرم گوشہ نہ پیدا ہوجائے، چنانچہ اس نے میری بات کاٹتے ہوئے میرے ماموں سے کہا کہ احمدی ناسخ ومنسوخ کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں یہ بات درست ہے اور جو ناسخ ومنسوخ کا قائل ہے اس سے میرا مطالبہ ہے کہ ان آیات کو گنوادے جو منسوخ ہوئی ہیں۔ میرے ماموں اس بارہ میں بات کرنے لگے تو میں نے کہا کہ کیا آپ ان منسوخ آیات کی تعداد گنوا سکتے ہیں؟ انہوں نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی ایک مثال گھڑ لی اور بولے کہ جو عورت فحاشی کی مرتکب ہو اس کی سزا جیل ہے جبکہ جو زنا کی مرتکب ہو اسے قتل کرنے کا حکم ہے۔ یوں اس آخری حکم نے پہلے والے حکم کو منسوخ کردیا ہے۔ میں نے کہا فحاشی اور زنا میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ خاموش ہوگئے اور پھر میرے استدلال کو سراہا۔ ایسے میں میرے خاوند نے پھر دخل اندازی کرتے ہوئے کہا کہ ان کے مسیح کو حمل ہوا اور پھر اس نے بچہ جنا۔ میں نے اس کی تصحیح اور وضاحت کرنے کی کوشش کی لیکن میرے ماموں کو میرے خاوند نے بہت زیادہ انگیخت کردیا تھا اس لئے انہوں نے کچھ سننے سے انکار کردیا۔

جنت کی ضمانت!!

اگلے روز ہم فلسطین واپس آگئے۔ ہماری آپس کی بحثوں کے دوران میرا خاوند اکثر کہتا کہ اگر تم نے قبول احمدیت کا یہ قدم جنت میں داخل ہونے کے لئے اٹھایا ہے تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم واپس آجاؤ اور میں تمہارے جنت میں دخول کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں تمہارے گناہ اپنے ذمے لے لوں گا۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

مجھے میرا خدا مل گیا

اردن کے سفر کے دوران میرا خاوند اکثر مجھے کہتا تھا کہ میں اس سوال کا جواب جاننے کے لئے بے چین ہوں کہ تمہیں احمدیت میں شامل ہوکر کیا ملا؟ میں نے اسے جواب دیا کہ مجھے میرا خدا مل گیا۔ میرا جواب سن کر وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر یوں گویا ہوا: تم دیکھو گی کہ میں فلسطین میں اچھی زندگی گزاروں گا جبکہ تم ذلّت اور ندامت کی اسیر ہوکر رہ جاؤ گی۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں اور مومنوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

جذبات مجروح کرنے کی کوششیں

جب ہم اردن سے آئے تو مجھے تنگ کرنے کے لئے میرے خاوند نے میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنا شروع کردی۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ گھر کی دیواروں پر گستاخانہ فقرات لکھ کر بچوں کو کہتا کہ بلند آواز میں پڑھیں۔ میرے لئے اس صورتحال میں گھر میں رہنا مشکل ہوگیا تھا لہٰذا میں نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ میرے خاوند کو پتہ چلا تو اس نے کہا کہ تمہارے اوپر کوئی جن سوار ہوگیا ہے۔ ایک بار میرے ساتھ ایک مولوی کے پاس چلو پھر جو دل میں آئے فیصلہ کرلینا۔ میں اس کے ساتھ چلی گئی۔ مولوی صاحب نے اپنی چند عبارات پڑھنے کے بعد میرے خاوند سے کہا کہ اس پر کسی جن کا سایہ نہیں ہے۔ پھر مولوی مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ کچھ خدا کا خوف کرو اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرلو۔ مَیں نے کہا کہ کیا تم نے جماعت کی کوئی کتاب پڑھی ہے یا کسی احمدی سے بات کی ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ احمدیوں کے فاسد عقائد کے بارہ میں سارا جہان جانتا ہے ان کے بارہ میں مزید کسی سے سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ جماعت سے کنارہ کرلو کیونکہ کسی جماعت میں شامل ہونے یا کسی کے عقائد کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرنا مَردوں کا کام ہے جبکہ عورتوں کا کام گھر کے امور کی دیکھ بھال ہے۔

واضح رؤیا سے راہنمائی

میرے خاوند نے جب یہ دیکھا کہ مجھ پر مولویوں کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تو اس نے ایک اور طریق سے مجھ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس نے میری والدہ اور تمام بہنوں کو اکٹھا کرکے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اگر تم احمدیت نہیں چھوڑو گی تو اپنے ان سب قریبی رشتہ داروں سے ہمیشہ کے لئے رشتہ توڑ بیٹھو گی۔ اس وقت میری والدہ نے مجھے میرا ہی ایک رؤیا یاد دلاتے ہوئے کہا کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے انذار بھی ہوچکا ہے پھر بھی تم نے کسی کی نہیں سنی۔ میری والدہ میرے ایک رؤیا کی طرف اشارہ کررہی تھیں جو میں نے اس وقت دیکھا تھا جب میری بہن سماح کے احمدیت قبول کرنے کے بعد سب گھر والے پریشان تھے۔ میں نے دیکھا کہ روزِ محشر ہے اور میں پل صراط پر کھڑی ہوں جو دھاگے کی طرح باریک ہے اور اس کے نیچے دہکتی ہوئی آگ کے شعلے بلند ہورہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ میری بہن امل اس دھاگے کے آخر پر پہنچی ہوئی ہے۔ وہ وہاں جاکر دروازہ کھولتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنت کا دروازہ ہے۔ وہ مجھے آواز دے کر کہتی ہے کہ جلدی آؤ اور میرے ساتھ اس دروازہ میں داخل ہوجاؤ۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ میری بہن سماح مجھے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اس دروازے کی جانب لے جاتی ہے۔ اس حالت میں مَیں اپنی والدہ کو آواز دیتی ہوں اور انہیں کہتی ہوں کہ یہ آگ ہے، اس سے بچنے کے لئے ہمارے ساتھ آجاؤ لیکن میری والدہ میری طرف دیکھے بغیر میری دیگر بہنوں کو لے کر ایک طرف چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتی ہیں۔ ان میں سے میری بہن عبیر واضح طور پر مجھے نظر آتی ہے۔

یہ رؤیا اسی تفصیل کے ساتھ پورا ہوا۔ میری بہن سماح نے سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر اس نے ہمیں توجہ دلائی اور حوصلہ بڑھایا۔ میں سمجھ رہی تھی کہ میں نے اپنی بہن امل سے پہلے بیعت کی ہے لیکن وہ مجھ سے پہلے بیعت کرکے مجھ پر سبقت لے گئی۔ اور میری والدہ باوجود ہماری تبلیغی کوششوں کے ہماری مخالف ہی رہیں جبکہ میری بہن عبیر سب سے زیادہ مخالفت کرنے والی ثابت ہوئی۔ اور یوں ہمارے گھر سے ہم تین بہنوں کے سوا کسی نے بیعت نہیں کی۔

اتنی صفائی سے پورے ہونے والے رؤیا کے بارہ میں میری والدہ صاحبہ کا خیال تھا کہ گویا وہ امن میں ہیں اور ہم سب آگ میں گرنے والی ہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہ۔ اس کے بعد میرے خاوند نے اپنے اہل خانہ کو اکٹھا کیا اور مجھے ان کے پاس بٹھایا، انہوں نے میرے سامنے رونا شروع کردیا۔ پھر انہوں نے مجھے کہنا شروع کردیا کہ آخر تم خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس دلیل کی بناء پر کسی اور نبی پر ایمان لاتی ہو؟ میں نے کہا کہ اگر یہ جرم ہے تو پہلے آپ اس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ آپ آنحضرتؐ کے بعد حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں۔

جلد طلاق دینے کی کوشش

میرے خاوند نے مجھے اپنے اور میرے اہل خانہ کے سامنے بٹھا کر بھی احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرلی، مولویوں کے پاس لے جاکر بھی دیکھ لیا بالآخر اس نے مجھے ایک ماہ تک گھر میں رہ کر سوچنے کا موقع دیا۔ میں نے اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ کا مطالعہ کیا جس کا میری طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوا اور مجھے مزید ثبات قدم عطا ہوا۔

یکم نومبر 2015ء کو میرا خاوند مجھے دارالافتاء میں لے گیا۔ وہاں پر مفتی صاحب نے مجھے کہا کہ رابطہ علماء المسلمین نے تمہارے مسیح موعود کی تکفیر کا فتویٰ جاری کیا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بعد اس مفتی نے بھی پہلے مولوی کی بات کو دہرایا کہ یہ کام مردوں کے ہیں یہ ان کے لئے ہی رہنے دو اور تم گھر گرہستی کو سنبھالو۔ میں نے کہا کہ جس شخص پر میں ایمان لائی ہوں اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے، پھر کیونکر ممکن ہے کہ میں خدا کی بات کو چھوڑ کر تمہاری بات مان لوں۔ یہ سنتے ہی مفتی صاحب کو غصہ آگیا اور انہوں نے میرے خاوند سے کہا کہ اسلام واضح ہے اور قرآن واضح ہے اس لئے مزید کسی بات میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے خاوند نے پوچھا کہ کیا میری بیوی مجھ پر حرام ہوگئی ہے؟ خاوند کے جواب دینے سے قبل میں نے کہا کہ: اشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا رسول الله۔ یہ سن کر مفتی صاحب نے میرے خاوند کو کورٹ میں جانے کا مشورہ دیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ میرا خاوند مجھے کورٹ میں جاکر طلاق دے دے۔ ہم کورٹ تو گئے لیکن میں گاڑی میں ہی بیٹھی رہی کیونکہ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ جب تک عدالت میں فریقین موجود نہ ہوں طلاق کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ کچھ دیر کے بعد میرا خاوند واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ملازمین سے تمہارے کیس کے بارہ میں معلومات لے لی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے کیس میں طلاق کے لئے بیوی کی موجودگی ضروری نہیں ہے اس لئے میں اکیلا ہی عدالت میں جاکر یکطرفہ کارروائی کرسکتا ہوں۔

جب ہم گھر پہنچے تو عبد القادر مدلل صاحب نے میرے خاوند سے بات کی اور وہ اس شرط پر مجھے گھر میں رکھنے پر آمادہ ہوا کہ میں کبھی اس سے احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروں گی، کسی احمدی سے رابطہ نہیں رکھوں گی، میرا خاوند میرا چندہ خود میری بہن سماح کو ارسال کرنے کے بعد باقی تنخواہ اپنے پاس رکھ لیا کرے گا۔

گھر بدری کا اہانت آمیز طریق

میرا خاوند توقع کررہا تھا کہ میں ایسی شرائط کے پیش نظر خود ہی گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی لیکن میں نے اپنے بچوں کی خاطر سب ظالمانہ شرائط کو قبول کرلیا۔ میرے فیصلہ سے اسے دھچکا ضرور لگا لیکن اس نے اگلے روز ہی اپنی خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مجھے کہا کہ اگر تم خود میرے گھر سے نکل جاؤ تو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا بصورت دیگر میں تمہیں زبردستی نکال باہر کروں گا۔ اور ایسی صورت میں تمہیں بچوں سے بھی نہیں ملنے دوں گا۔ میں نے کہا کہ پھر تم مجھے طلاق کیوں نہیں دے دیتے؟

اس نے کہا کہ طلاق یا فسخ نکاح کی کارروائی وقت لیتی ہے اور میں اب مزید انتظار نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اب تم خود ہی گھر چھوڑ کر چلی جاؤ کیونکہ میں یہاں تمہیں ایک منٹ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا کہ میں گھر چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ ایسے میں میرے بڑے بیٹے نے میرا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ میری والدہ کافر نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی میرا خاوند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے بعض سیاق وسباق سے کٹے ہوئے فقرے اٹھا لایا اور انہیں پڑھ کر کہنے لگا کہ جو ایسے شخص پر ایمان لاتا ہے وہ کافر ہے اور پھر گالیاں بکنے لگ گیا۔ میں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور درود شریف پڑھنے لگ گئی۔ ایسے میں میرے خاوند نے بچوں کو باہر جانے کے لئے کہا۔ وہ چلے گئے تو کچھ دیر کے بعد زبردستی مجھے گھر سے باہر دھکیل کر دروازہ بند کرلیا۔

..........................(باقی آئندہ)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست وستمبر 2016ء

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، شہر مورفیلڈن والڈورف میں مسجد بیت السبحان کا افتتاح۔ یادگاری تختی کی نقاب کشائی۔ امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس۔ پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری، بدھ مذہب کے نمائندہ اور علاقہ کے میئر کے ایڈریسز۔ مسجد کی تعمیر پر نیک تمناؤں کا اظہار۔

❁......مسجد کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور پھر اس کی تعلیم کے مطابق یہ بھی دیکھیں کہ اس عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد ارد گرد کے لوگوں کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ ایک دوسرے کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔...... ❁......مساجد یا کوئی بھی جگہ جو عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اس کا مقصد تو یہ ہے کہ امن قائم کریں۔...... ❁......قرآن کریم میں جہاں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کی اجازت دی گئی وہاں جنگ کی اجازت امن قائم کرنے کے لئے دی گئی اور ہر مذہب کا حق قائم کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی۔...... ❁......اسلام میں جب اجازت دی گئی تو گویا اس سوچ کے ساتھ اجازت دی گئی کہ اب مسلمان کا فرض یہ ہے کہ صرف اپنے دین کی اور مسجد کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور Synagogue کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے مذہبوں کی عبادتگاہوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم احمدی دنیا میں پھیلاتے ہیں۔...... ❁......مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے تعمیر ہونے کے بعد اب یہاں سے جماعت احمدیہ کے لوگ مزید اس خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنے عمل سے یہ بتائیں گے کہ مسجد اصل میں امن کی جگہ ہے اور ہمسائے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں اور ہمارے سب دوست اگر کوئی ایسے موقعے پیدا ہوں کہ جہاں کوئی غلط فہمیاں پیدا ہوں تو ان کو ہمیشہ مل بیٹھ کر دور کرتے رہیں گے۔...... ❁......جماعت احمدیہ بلا امتیاز مذہب اور نسل کے ہر ایک کی اور ہر جگہ خدمت کرتی ہے۔

(مسجد بیت السبحان (مورفیلڈن والڈروف) کی افتتاحی تقریب سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

☆......خلیفہ وقت میں ایک خاص کشش تھی۔ ان کے الفاظ، موجودگی اور شخصیت میں ایک قدرتی کشش تھی۔ وہ بہت پاک شخصیت ہیں۔...... ☆...... میرا ایمان ہے کہ اگر خلیفہ وقت کی بات مانی جائے تو ہم دہشتگردی کو بہت جلد روک سکتے ہیں۔ اب یہ مسلمانوں پر ہے کہ وہ اس کی پیروی کریں۔ ...... ☆......میں آپ کے خلیفہ کو سن کر جذبات سے پُر ہوں۔ ان کے الفاظ خوبصورت، برداشت والے اور امن کے راستے کی نشان دہی کرنے والے تھے۔...... ☆......بہبود انسانیت کے جو کام آپ افریقہ میں کر رہے ہیں، انہیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا ہوں۔ ...... ☆......آج میں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں اور خلیفۃ المسیح کی یہ بات سن کر بہت اچھا لگا کہ ہمیں ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی خوبیوں پر توجہ دینی چاہیے۔...... ☆......خلیفۃ المسیح کے الفاظ ایک نمونہ تھے اس بات کا کہ کس طرح مذاہب اکٹھے ہو کر رہ سکتے ہیں۔

(مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

7 ستمبر 2016ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی مختلف 36 جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

آج 47 فیملیز کے 176 افراد اور 52 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

علاوہ ازیں پاکستان، بلغاریہ، شارجہ، قادیان (انڈیا)، بنگلہ دیش، یونان، نائیجیریا، رومانیہ، سعودی عرب اور جزائر فجی سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السبحان کی تقریب افتتاح سے قبل یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما رہے ہیں

مورفیلڈن والڈورف میں مسجد بیت السبحان کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Morfelden Walldorf شہر میں مسجد بیت السبحان کے افتتاح کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا پانچ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ سے Morfelden شہر کا فاصلہ 32 کلومیٹر ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت السبحان تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مردوخواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا بابرکت دن انتہائی خوشی ومسرت کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کے شہر کی سرزمین پر دوسری مرتبہ پڑ رہے تھے۔ قبل ازیں 24 جون 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس شہر میں تشریف آوری ہوئی تھی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت السبحان کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ آج دوسری بار حضور انور اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد اور دیدار کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرفِ زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ لوکل امیر جماعت Morfelden مکرم محمد اکرم صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم فرزان احمد خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر Morfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker صاحب نے (جو اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے) حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوجاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہوجاتی ہیں۔
یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ جماعت کی اور خاص طور پر وقف نَو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے
جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے۔

کسی وقف نَو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہوجائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے۔ جو واقفین نَو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔ واقفین نَو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔

واقفین نَو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عباداتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔

اپنی دنیاوی تعلیم کے دوران مختلف دوروں سے گزرتے وقت جماعت سے پوچھیں کہ ہمیں کس لائن میں جانا ہے بجائے خود فیصلے کرنے کے۔ لائن منتخب کرنے کے بارے میں واقفین نَو لڑکے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں۔

ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہوجائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

(تمام احمدیوں بالخصوص وقف نَو بچے، بچیوں اور ان کے والدین کو نہائت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28 / اکتوبر 2016ء بمطابق 28 / اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روزانہ مجھے والدین کے خط ملتے ہیں۔ بعض دنوں میں ان کی تعداد بیس پچیس ہوجاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچوں کو وقف نَو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب یہ تحریک فرمائی تھی، پہلے مستقل نہیں تھی پھر آپ نے اسے مستقل کر دیا اور جماعت نے بھی خاص طور پر ماؤں نے اس پر ہر ملک میں لبیک کہا۔ آج سے بارہ تیرہ سال پہلے جماعت کی جو اس طرف توجہ ہوئی تھی اس کی وجہ سے جو تعداد واقفین نَو کی 28000 سے اوپر تھی اب یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61000 کے قریب پہنچ چکی ہے جس میں سے چھتیس ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔ گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کرنا ہے۔

لیکن صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوجاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہوجاتی ہیں۔ بیشک ایک احمدی بچے کی تربیت والدین پر ہے اور والدین اپنے بچے کی بہتری ہی چاہتے ہیں۔ اس کی دنیاوی تعلیم بھی چاہتے ہیں۔ تربیت بھی چاہتے ہیں۔ دینی تعلیم بھی چاہتے ہیں اگر وہ دینی رجحان رکھنے والے والدین ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ اور خاص طور پر وقف نَو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے لیکن واقفین نَو بچوں کی تربیت ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خاص توجہ اور انہیں بہتر طور پر تیار کر کے جماعت کو دینا اس لحاظ سے بھی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے ماں باپ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہمارے ہاں پیدا ہونے والا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی اسے خدا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کی تکمیل کے لئے جو تکمیل اشاعت ہدایت کا مشن ہے، جو اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا مشن ہے، جو خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف دنیا کو توجہ دلانے کا مشن ہے، جو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی اسلامی تعلیم دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا مشن ہے، اس کے لئے پیش کرتے ہیں۔

پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو وقف نَو بچوں کے والدین خاص طور پر ماں اپنے ہونے والے بچے کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کرتے ہوئے پیش کرتی ہے اور خلیفہ وقت کو لکھتے ہیں کہ ہم حضرت مریم کی ماں کی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتے ہوئے اپنے بچے کو وقف نَو سکیم میں پیش کر رہے ہیں کہ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (آل عمران:36) کہ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ یہ تو مجھے نہیں پتا کہ کیا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی لیکن جو بھی ہے میری خواہش ہے میری دعا ہے کہ یہ دین کا خادم بنے۔

فَتَقَبَّلْ مِنِّی۔ میری اس خواہش اور دعا کو قبول فرما اور اسے قبول فرما لے۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ پس میری عاجزانہ دعا بھی سن لے۔ تجھے علم ہے کہ یہ دعا میرے دل کی آواز ہے۔ یہ بچے کی ماؤں کی خواہش ہوتی ہے وقف سے پہلے اور ہونی چاہئے ایک احمدی ماں کی جب وہ اپنے بچے کو وقفِ نَو کے لئے پیش کرتی ہے اور اس میں باپ بھی شامل ہے۔

پس جب یہ دعا وقفِ نَو میں شامل کرنے والے بچے کی ماں کرتی ہے تو ان ذمہ داریوں کا بھی احساس رہنا چاہئے جو اس عہد کے نبھانے اور اس دعا کے قبول ہونے کے لئے ماؤں پر بھی اور باپوں پر بھی عائد ہوتی ہیں۔ وقفِ نَو میں بچہ ماں اور باپ دونوں کی رضامندی سے پیش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قرآن کریم میں محفوظ اس لئے نہیں فرمائی کہ پرانے زمانے کا ایک قصہ سنانا مقصود تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دعا اس قدر پسند آئی اور اسے اس لئے محفوظ فرمایا کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔ گو کہ ہر مومن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے لیکن وقف کرنے والے ان معیاروں کی انتہاؤں کو چھونے والے ہونے چاہئیں۔ پس جب ابتدا سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں گے کہ تم وقف ہو اور ہم نے تمہیں خالصۃً دین کی خدمت کے لئے وقف کیا تھا اور یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے اور ساتھ ہی دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر بچے اس سوچ کے ساتھ پروان چڑھیں گے کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ پروان نہیں چڑھیں گے کہ ہم نے بزنس مین بننا ہے، ہم نے کھلاڑی بننا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، بلکہ ان کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں وقفِ نَو ہوں مجھے جماعت بتائے، مجھے خلیفۂ وقت بتائے کہ میں کس شعبہ میں جاؤں۔ مجھے اب دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ جو عہد میری ماں نے پیدائش سے پہلے کیا تھا اور جو دعائیں اس نے میری پیدائش سے پہلے مانگی تھیں اور پھر میری تربیت ایسے رنگ میں کی کہ میں دنیا کی بجائے دین کو تلاش کروں میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میری ماں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور میری ماں کی کوششوں کو جو اس نے میری تربیت کے لئے کیں اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا۔ اب میں بغیر کسی دنیاوی لالچ اور خواہش کے صرف اور صرف دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں۔

اس سوچ کا اظہار پہلے تو واقفین نَو کو اپنے وقف کی تجدید کرتے ہوئے پندرہ سال کی عمر میں کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے میں نے متعلقہ انتظامیہ جو ہے ان کو ہدایت بھی کی ہوئی ہے کہ پندرہ سال کی عمر میں باقاعدہ تحریری طور پر ان سے لیں کہ وہ وقف کو جاری رکھیں گے یا جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر بیس اکیس سال کی عمر میں جب پڑھائی سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ان سب کے لئے ضروری ہے جو جامعہ میں داخل نہیں ہوئے کہ وہ اس بونڈ (Bond) کو دوبارہ لکھیں۔ پھر اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ کسی شعبہ میں کچھ تربیت لے لو تو پھر دوبارہ تحریر کریں۔ گویا کہ ہر مرحلے پر وقفِ نَو کو خود اپنی دلی خواہش کے مطابق اپنے وقف کو قائم رکھنے کا اظہار کرنا چاہئے۔

اس بارے میں جیسا کہ میں نے کہا میں پہلے تفصیلاً کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ کسی وقفِ نَو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے یا جسمانی طور پر خدمت کس طرح کریں گے۔ گزشتہ دنوں میری یہاں واقفین نَو کے ساتھ کلاس تھی تو ایک لڑکے نے یہ سوال کیا کہ اگر ہم وقف کر کے جماعت کو ہمہ وقت اپنی خدمات پیش کر دیں تو ہم اپنے والدین کی مالی یا جسمانی یا عمومی خدمت کس طرح کر سکیں گے۔ یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے اپنے واقفین نَو بچوں کے دل میں یہ بات بٹھائی ہی نہیں کہ تمہیں ہم نے وقف کر دیا ہے اور اب تم ہمارے پاس صرف اور صرف جماعت کی امانت ہو۔ دوسرے بہن بھائی ہماری خدمت کر لیں گے۔ تم نے صرف اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کو پیش کر دینا ہے اور اس کے حکموں کے مطابق چلانا ہے۔

حضرت مریم کی والدہ کی دعا میں جو لفظ مُحَرَّرًا استعمال ہوا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اس بچہ کو دنیاوی ذمہ داریوں سے بالکل علیحدہ کیا اور میری دعا ہے کہ خالصۃً دین کی ذمہ داری ہی اس کی ترجیح ہو جائے۔

پس ان ماؤں اور باپوں سے سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وقفِ نَو کا صرف نام ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وقف تو ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ایک وقفِ نَو کے جوانی تک پہنچنے تک ماں باپ کی اور اس کے بعد خود اس کی اپنی یہ ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بعض لڑکے لڑکیاں جنہوں نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے بظاہر بڑا جوش دکھاتے ہیں، اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں لیکن بعد میں ایسی مثالیں بھی سامنے آئیں کہ اس لئے چھوڑ جاتے ہیں کہ جماعت جو الاؤنس دیتی ہے اس میں ان کا گزارہ نہیں ہوتا۔ جب ایک بڑا مقصد حاصل کرنا ہے تو تنگی اور قربانی تو کرنی پڑتی ہے۔ پس اگر بچپن سے یہ بات واقفین کے دماغوں میں بٹھا دی جائے کہ وقفِ زندگی سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔ دنیاوی طور پر دوسرے کی طرف دیکھنے کی بجائے، یہ سوچنے کی بجائے کہ میرا فلاں کلاس فیلو میری جتنی تعلیم حاصل کر کے لاکھوں کما رہا ہے اور میں ایک مہینہ بھی اس کے ایک دن کی آمد کے جتنا نہیں کما رہا، یہ سوچ ہونی چاہئے کہ جو مقام مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے وہ دنیاوی مال سے بہت بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ دنیاوی مال و اسباب کے لحاظ سے اپنے سے کمتر کو دیکھو اور روحانی لحاظ سے اپنے سے بڑھے ہوئے کو دیکھو تا کہ مادی دوڑ میں بڑھنے کی بجائے روحانی دوڑ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔

(بخاری کتاب الرقاق باب لینظر الیٰ من ھو اسفلہ منہ ...... الخ حدیث 6490) (فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الرقاق باب لینظر الیٰ من ھو اسفلہ منہ ...... الخ حدیث 6490 جلد 11 صفحہ 392 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

پس جو واقفین نَو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر احمدی سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ اس کا معیار انتہائی بلند ہو تو ایک شخص جس کے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے اس کو دین کے لئے وقف کر دیا اور اس کے لئے دعائیں بھی کی ہوں اس کو کس قدر ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیّبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ (البقرۃ:132)“ کہ میں تو اپنے ربّ کا فرمانبردار ہو چکا ہوں۔ فرمایا ”جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تُم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔“ یہی بنیاد ہے اور یہی مقصد ہے ”پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 100۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس واقفین نَو کو عام احمدی سے بلند ہو کر یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر دوسرے بھی وقف کرتے ہیں اور ہر ایک وقف کر بھی نہیں سکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہئے جو دین کا علم حاصل کرے اور پھر جا کے اپنے لوگوں کو بتائے۔ دنیاوی کاموں میں بھی الجھے ہوئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی خدا کا خوف اور دین مقدم ہونا چاہئے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

واقفین نَو کو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہوں گے تو ہمیں شاید ہمارے بہن بھائی کمتر سمجھیں یا والدین ہمیں اس طرح توجہ نہ دیں جس طرح باقیوں کو دے رہے ہیں۔ اول تو والدین کو ہی یہ خیال کبھی دل میں نہیں لانا چاہئے کہ واقفین زندگی کمتر ہیں۔ واقفین زندگی کا معیار اور مقام ان کی نظر میں بہت بلند ہونا چاہئے۔ لیکن واقفین زندگی کو خود اپنے آپ کو ہمیشہ دنیا کا عاجز ترین بندہ سمجھنا چاہئے۔

واقفین نَو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے، اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر اپنے عہدوں کو وفا کے ساتھ پورا کرنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے: وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی (النجم:38) کہ اس نے جو عہد کیا اسے پورا کر کے دکھایا“۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 234۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس عہدوں کو پورا کرنا کوئی معمولی چیز نہیں ہے اور وہ عہد جو وقفِ زندگی کا عہد ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد بھرے الفاظ ہم سن چکے ہیں یہ کیسا عظیم عہد ہے۔ اگر ہر وقفِ نَو لڑکا اور لڑکی اپنے اس عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے

ہیں۔ بعض نوجوان جوڑے میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں بھی وقف نَو ہوں، میری بیوی بھی وقف نَو ہے، میرا بچہ بھی وقف ہے۔ یا ماں کہے گی کہ میں وقف نَو ہوں، باپ کہے گا میں وقف نَو ہوں اور میرا بچہ وقف نَو ہے تو یہ بڑی قابل تعریف بات ہے۔ لیکن اس کا حقیقی فائدہ تو جماعت کو تبھی ہوگا جب وفا کے ساتھ اپنے وقف کے عہد کو پورا کریں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے وفا کے مضمون کو ایک جگہ مزید کھولا ہے اور اس طرح کھولا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے‘‘۔ سچائی پر قائم ہو۔ وفا تمہاری سچی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ’’حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم:38) کہ ابراہیم وہ ابراہیم ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذّتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی۔ بُت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بُت ہے اور اس قدر بُت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتا بھی نہیں لگتا کہ میں بُت پرستی کر رہا ہوں‘‘۔ کہیں آجکل کے زمانے میں ڈرامے بت بن گئے ہیں۔ کہیں انٹرنیٹ بت بن گیا ہے۔ کہیں دنیا کمانا بت بن گیا ہے۔ کہیں اور خواہشات بت بن گئی ہیں۔ پر آپ نے فرمایا کہ انسان کو پتا ہی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں اور وہ اندر ہی اندر کر رہا ہوتا ہے۔ پس فرمایا کہ ’’پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى کی آواز اُس وقت آئی جب وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔‘‘ عمل دکھ سے آتا ہے یعنی انسان کو جو نیک اعمال ہیں ان کے بجالانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے اعمال کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اپنے آپ کو تکلیف اور دکھ میں ڈالنا پڑتا ہے۔ لیکن دکھ میں ہمیشہ نہیں رہتا انسان۔ عمل کرنے میں بیشک دکھ ہے لیکن دکھ میں ہمیشہ نہیں رہتا انسان۔ فرمایا ’’لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ ...... ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچا لیا‘‘۔ بیٹے کی جان بھی بچ گئی اور باپ کو بیٹے کی قربانی کی وجہ سے جو دکھ ہونا تھا اس دکھ سے بھی نجات ہو گئی۔ فرمایا کہ ’’وہ آگ میں ڈالے گئے (حضرت ابراہیم علیہ السلام) لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی‘‘۔ فرماتے ہیں کہ اگر انسان ’’اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 430-429۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہے اللہ تعالیٰ کا پیار جذب کرنے کے لئے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اور ہم سے اس کے حصول کی توقع رکھی ہے۔ یہ معیار نہ صرف ہر واقف نَو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ ہر واقف زندگی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک قربانیوں کے معیار نہیں بڑھیں گے ہمارے وقف زندگی کے دعوے سطحی دعوے ہوں گے۔

بعض مائیں کہہ دیتی ہیں ہم کینیڈا آ گئے ہیں ہمارا بیٹا پاکستان میں مربی ہے یا وقف زندگی ہے اسے بھی یہاں بلا لیں اور یہیں اس کی ڈیوٹی لگا دیں یا ہمارے پاس آ جائے۔ جب وقف کر دیا تو پھر مطالبے کیسے؟ پھر یہ خواہشیں کیسی؟ خواہشیں تو ختم ہو گئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ واقفین نَو میں شامل کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے تو اس رجحان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے بڑھائیں نہ کہ حالات کے بدلنے سے اپنے عہدوں کو کمزور کرنے والے یا توڑنے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر دکھ کے، بغیر تکلیف کے قربانی نہیں ہوسکتی۔ حالات اگر بدلے ہیں تو ہم نے اس کو برداشت کرنا ہے خاص طور پر انہوں نے جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا یا جن کے ماں باپ نے اپنے بچوں کو پیش کیا اور پھر انہوں نے اس کی تجدید کی کہ ہم اپنے عہد جاری رکھیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب انسان خدا کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا اور بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام واقفین نَو بھی اور ان کے ماں باپ بھی وقف کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اپنی وفاؤں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

مختصراً بعض انتظامی باتوں اور واقفین کے لئے لائحہ عمل کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال اٹھاتے ہیں۔ بعض واقفین نَو کے ذہنوں میں غلط فہمیاں ہیں کہ وقف نَو ہو کر ان کی کوئی علیحدہ ایک شناخت بن گئی ہے۔ شناخت تو بیشک بن گئی ہے لیکن اس شناخت کے ساتھ ان سے غیر معمولی طور پر امتیازی سلوک نہیں ہوگا بلکہ اس شناخت کے ساتھ ان کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ بعض لوگ اپنے واقفین نَو بچوں کے دماغوں میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ تم بڑے سپیشل بچے ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے ہو کر بھی ان کے دماغوں میں سپیشل ہونا رہ جاتا ہے۔ اور یہاں بھی اس قسم کی باتیں مجھے پہنچی ہیں۔ وہ وقف کی حقیقت کو پیچھے کر دیتے ہیں اور وقف نَو کے ٹائٹل کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں کہ ہم سپیشل ہو گئے۔

بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ کیونکہ ہم وقف نَو میں ہیں اس لئے ہمیں اگر لڑکیاں ہیں تو ناصرات اور لجنہ اور لڑکے ہیں تو اطفال اور خدام کے پروگراموں میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تنظیم ایک علیحدہ تنظیم بن گئی۔ یہ بالکل غلط تصور ہے اگر کسی کے دل میں ہے۔ جماعت کا تو کوئی عہدیدار بھی حتی کہ امیر جماعت بھی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ ذیلی تنظیم کا ممبر ہوتا ہے۔

پس ہر واقف نَو لڑکی اور لڑکے کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ عمر کے لحاظ سے اپنی تنظیموں کے ممبر ہیں جس جس عمر میں ہیں اور ان کے لئے ان کے پروگراموں میں حصہ لینا ضروری ہے اور جو حصہ نہیں لیتا ان کے بارے میں متعلقہ تنظیم کا صدر جو ہے وہ رپورٹ کرے اور اگر اس وقف نَو کی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایسے بچے کو یا لڑکے کو یا نوجوان کو وقف نَو سکیم سے نکال دیا جائے گا۔ ہاں اگر بعض جماعتی پروگرام ہیں، وقف نَو کا پروگرام ہے، ذیلی تنظیموں کے پروگرام ہیں تو آپس میں مل جل کر ایک ایسے وقت رکھے جا سکتے ہیں جس میں ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرام کریں اور وقف نَو والے اپنے۔ اور کوئی clash نہ ہو۔ پس اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

وقف نَو جیسا کہ میں نے کہا بڑے سپیشل ہیں لیکن سپیشل ہونے کے لئے ان کو ثابت کرنا ہوگا۔ کیا ثابت کرنا ہوگا؟ کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں خوف خدا دوسروں سے زیادہ ہے تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان کی عبادتوں کے معیار دوسروں سے بہت بلند ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ وہ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے والے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان کے عمومی اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ یہ ایک نشانی ہے سپیشل ہونے کی۔ ان کی بول چال، بات چیت میں دوسروں کے مقابلے میں بہت فرق ہے۔ واضح پتا لگتا ہے کہ خالص تربیت یافتہ اور دین کو دنیا پر ہر حالت میں مقدم کرنے والا شخص ہے تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکیاں ہیں تو ان کا لباس اور پردہ صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ ہے جسے دوسرے لوگ بھی دیکھ کر رشک کرنے والے ہوں اور یہ کہنے والے ہوں کہ واقعی اس ماحول میں رہتے ہوئے بھی ان کے لباس اور پردہ ایک غیر معمولی نمونہ ہے تب سپیشل ہوں گی۔ لڑکے ہیں تو ان کی نظریں حیا کی وجہ سے نیچے جھکی ہوئی ہوں نہ کہ ادھر ادھر غلط کاموں کی طرف دیکھنے والی تب سپیشل ہوں گے۔ انٹرنیٹ اور دوسری چیزوں پر لغویات دیکھنے کی بجائے وہ وقت دین کا علم حاصل کرنے کے لئے صرف کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکوں کے حلیے دوسروں سے انہیں ممتاز کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ وقف نَو لڑکے اور لڑکیاں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات کی تلاش کر کے اس پر عمل کرنے والے ہوں گی تو پھر سپیشل کہلا سکتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں اور جماعتی پروگراموں میں دوسروں سے بڑھ کر اور باقاعدہ حصہ لینے والے ہیں تو پھر سپیشل ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے لئے دعاؤں میں اپنے دوسرے بہن بھائیوں سے بڑھے ہوئے ہیں تو یہ ایک خصوصیت ہے۔ رشتوں کے وقت لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی دنیا دیکھنے کی بجائے دین دیکھنے والے ہیں اور پھر وہ رشتے نبھانے والے بھی ہیں تو تب کہہ سکتے ہیں کہ ہم خالصۃً دینی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے رشتے نبھانے والے ہیں تو سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں برداشت کا مادہ دوسروں سے زیادہ ہے، لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد کی صورت میں اس سے بچنے والے ہیں بلکہ صلح کروانے والے ہیں تو سپیشل ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے آ کر اس فریضہ کو سرانجام دینے والے ہیں تب سپیشل ہیں۔ خلافت کی اطاعت

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور اس کے فیصلوں پر عمل میں صف اول میں ہیں تو سپیشل ہیں۔ دوسروں سے زیادہ سخت جان اور قربانیاں کرنے والے ہیں تو بالکل سپیشل ہیں۔ عاجزی اور بے نفسی میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے ہیں تو بڑے سپیشل ہیں۔ ایم ٹی اے پر میرے خطبے سننے والے اور میرے ہر پروگرام کو دیکھنے والے ہیں تا کہ ان کو رہنمائی ملتی رہے تو بڑے سپیشل ہیں۔

اگر تو یہ باتیں اور تمام وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یہ سب کرنے والے ہیں اور وہ تمام باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور ان سے اس نے روکا ہے اس سے رکنے والے ہیں تو یقیناً سپیشل بلکہ بہت سپیشل ہیں ورنہ آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ماں باپ کو بھی یاد رکھنا چاہئے اور اپنے بچوں کی اس نہج سے تربیت کرنی چاہئے کیونکہ اگر یہ چیزیں ہیں تو اس وقت دنیا میں انقلاب لانے کا ذریعہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اگر یہ نہیں اور اس وجہ سے دنیا آپ کے نمونے کو دیکھنے والی نہیں تو سپیشل کیا اپنے عہدوں کو پورا نہ کرنے اور اپنی وفا کے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وفاؤں اور بدعہدوں میں شمار ہوں گے۔

پس تربیت کے دور میں سے گزارتے وقت ماں باپ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اس لحاظ سے انہیں سپیشل بنائیں اور بڑے ہو کر یہ واقفین نَو خود اس سپیشل ہونے کے معیار کو حاصل کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اپنی دنیاوی تعلیم کے دوران مختلف دوروں سے گزرتے وقت بجائے خود فیصلے کرنے کے جماعت سے پوچھیں کہ ہمیں کس لائن میں جانا ہے۔ لائن منتخب کرنے کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ واقفین نَو لڑکے جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں۔ اس وقت اس کی ضرورت ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ نہ صرف ان ملکوں میں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جہاں جماعت کے قیام کو لمبا عرصہ گزر گیا ہے بلکہ نئے نئے ممالک بھی اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا فرما رہا ہے اور وہاں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور ہمیں ہر ملک میں بے شمار مربیان اور مبلغین چاہئیں۔ پھر ہمارے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں ربوہ میں بہت سے ڈاکٹروں کی جو مختلف شعبوں کے ماہر ہوں ان کی ضرورت ہے۔ قادیان میں ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ دنیا والے میرا خطبہ سن رہے ہیں اگر یہاں سے نہیں بھی جا سکتے تو اپنے اپنے ملکوں میں واقفین نَو اس طرف توجہ دیں اور ماہرین ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ بہت بڑا خلاء ہے کہ ہمارے پاس ماہرین ڈاکٹر کم ہیں۔ افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور ہر شعبہ کے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پھر اب گوئٹے مالا میں بڑا ہسپتال بن رہا ہے۔ وہاں تو کینیڈا سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہاں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت آئندہ بڑھے گی۔ انڈونیشیا میں ضرورت ہے اور جوں جوں جماعت پھیلے گی یہ ضرورت بڑھتی جائے گی۔ اس لئے سپیشلائز کر کے ان ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اور تجربہ لے کر واقفین نَو بچوں کو جو ڈاکٹر بن رہے ہیں ان کو آگے آنا چاہئے اور جن ملکوں میں جانا آسان ہے وہاں جانا چاہئے۔ اپنے آپ کو پیش کریں پھر جماعت بھیج دے گی۔ اسی طرح سکولوں کے لئے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹرز اور ٹیچرز کے لئے تو لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی کام آ سکتے ہیں اس لئے اس طرف توجہ کریں۔ کچھ آرکیٹکٹ اور انجنیئر ز بھی چاہئیں جو تعمیرات کے شعبہ کے ماہر ہوں تا کہ مساجد مشن ہاؤسز سکول ہسپتال وغیرہ کی تعمیر کے کاموں میں صحیح نگرانی کر کے اور پلاننگ کر کے جماعتی اموال کو بچایا جا سکے۔ کم پیسے میں زیادہ بہتر سہولت مہیا کی جا سکے۔ پھر پیرا میڈیکل سٹاف بھی چاہئے اس میں بھی آنا چاہئے تو یہ تو وہ چند بعض اہم شعبے ہیں جن کی جماعت کو فی الحال ضرورت ہے۔ آئندہ ضروریات حالات کے مطابق بدلتی بھی رہیں گی۔

بعض واقفین نَو کی اپنی دلچسپی بھی بعض مضامین میں زیادہ ہوتی ہے اور جب میرے سے پوچھتے ہیں تو میں ان کی دلچسپی دیکھتے ہوئے ان کو اجازت بھی دے دیتا ہوں کہ وہ پڑھیں لیکن یہاں میں طلباء کو یہ بھی کہوں گا کہ وہ سائنس کے مختلف شعبوں میں ریسرچ میں بھی جائیں اور اس میں عمومی طور پر واقفین نَو بھی اور دوسرے سٹوڈنٹس بھی شامل ہیں۔ سائنس کے مختلف شعبہ جات کی ریسرچ میں ہمارے بہترین سائنس دان پیدا ہو جائیں تو آئندہ جہاں دین کا علم دینے والے احمدی ہوں گے اور دنیا دین سیکھنے کے لئے آپ کی محتاج ہو گی وہاں دنیاوی علم دینے والے بھی احمدی مسلمان ہوں گے اور دنیا آپ کی محتاج ہو گی۔ ایسی صورت میں واقفین نَو بیشک دنیا کا کام کر رہے ہوں گے لیکن ان کا مقصد اس علم اور کام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پر ثابت کرنا ہو گا، اس کے دین کو پھیلانا ہو گا۔

اسی طرح دوسرے شعبہ جات میں واقفین نَو جا سکتے ہیں لیکن بنیادی مقصد یہ ہے اور جس کو ہر ایک کو جاننا چاہئے کہ میں واقف زندگی ہوں اور کسی وقت بھی مجھے دنیاوی کام چھوڑ کر دین کی ضرورت کے لئے پیش ہونے کا کہا جائے تو بغیر کسی عذر کے، بغیر کسی حیل وحجت کے آ جاؤں گا۔

ایک اہم بات جو ہر واقف نَو کو یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا کے کام کرنے کی اجازت انہیں دی جاتی ہے لیکن یہ دنیا کے کام انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دین کا علم اور دین کی خدمت سے محروم کرنے والا نہ ہو بلکہ اس کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش ان کی اولین ترجیح ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہر وقف نَو کے لئے ضروری ہے۔ وقف نَو شعبہ نے غالباً اکیس سال کی عمر تک سلیبس بنایا ہوا ہے وہ موجود ہے اس کے بعد خود اپنے دینی مطالعہ کو بڑھائیں یہ ضروری ہے۔

ماں باپ کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی چاہے اپنے بچوں کی زبانی تربیت کر لیں اس کا اثر اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک اپنے قول و فعل کو اس کے مطابق نہیں کریں گے۔ ماں باپ کو اپنی نمازوں کی حالتوں کو نمونہ بنانا ہو گا۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اعلیٰ اخلاق کے لئے نمونہ بننا ہو گا۔ دینی علم سیکھنے کی طرف خود بھی توجہ کرنی ہو گی۔ جھوٹ سے نفرت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ بعض کو کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہو گھروں میں نظام کے خلاف یا عہدیداروں کے خلاف بولنے سے پرہیز کرنا ہو گا۔ ایم ٹی اے پر کم از کم میرے خطبات جو ہیں وہ باقاعدگی سے سننے ہوں گے اور یہ باتیں صرف واقفین نَو کے والدین کے لئے ضروری نہیں بلکہ ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں، دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

خدا کرے کہ نہ صرف تمام واقفین نَو بچے خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والے اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں بلکہ ان کے عزیزوں کے عمل بھی ان کو ہر قسم کی بدنامی سے بچانے والے ہوں۔ بلکہ ہر احمدی وہ حقیقی احمدی بن جائے جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے تا کہ دنیا میں جلد تر ہم احمدیت اور حقیقی اسلام کا جھنڈا اٹھتا ہوا دیکھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔‘‘ فرمایا کہ ’’اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت، اطاعت تھی‘‘۔ وہ حقیقی اطاعت تھی جس کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ فرماتے ہیں کہ ’’......کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 74-73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔......صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو ہو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔......زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے والی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے والی ہوں۔

☆......☆......☆

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر و توسیع و آرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

<u>ہماری خدمات:</u> ☆ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆پلاننگ پرمشن، درخواست و اپیل ☆سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

بقیہ رپورٹ دورۂ جرمنی 2016ء

..........................ازصفحہ نمبر 4

جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد بیت السبحان کے افتتاح کی مناسبت سے خصوصی تقریب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد بیت السبحان کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ احتشام احمد نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم محمد فاتح کاشف نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ Morfelden Walldorf اصل میں دو اکٹھے شہر ہیں جن کی کل آبادی 34 ہزار سے زائد ہے اور اس شہر میں یکصد مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ اس شہر کی تاریخ تین سے چار ہزار سال پرانی ہے۔ 830ء میں اس شہر کے نام کا ذکر ملتا ہے۔

اس شہر میں جماعت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ یہاں 69-1968ء کے سالوں میں احمدیت آئی اور بعض لوگ یہاں آکر آباد ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ یہ جماعت تین حلقوں میں تقسیم ہے اور یہاں کی تجنید 740 ممبران پر مشتمل ہے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ جب مسجد کی تعمیر کے لئے کارروائی شروع ہوئی تو یہاں مختلف طور کا ردعمل دیکھنے میں آیا۔ ایک ہمسائے نے خوف کا اظہار کیا جس پر شہر کے میئر صاحب نے اس ہمسایہ کو اور امیر صاحب جرمنی کو مدعو کیا اور اس طرح اس ہمسائے کا خوف دور کیا گیا۔ اس کے علاوہ اکثریت نے خوشی کا اظہار کیا کہ اس جگہ مسجد بن رہی ہے۔ ایک خاتون جس کا نام Rafaella Kelly تھا۔ اتنی متاثر ہوئی کہ اس نے بعد میں بیعت بھی کی۔

امیر صاحب نے کہا جماعت یہاں خدمت خلق کے کاموں میں بہت نمایاں ہے۔ سال کے شروع میں وقار عمل ہوتا ہے۔ سارے شہر کی صفائی ہوتی ہے۔ پھر Charity Walk کے ذریعہ چیریٹی آرگنائزیشن کی مدد کی جاتی ہے، پودے لگائے جاتے ہیں اور دیگر مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوتا ہے جس میں علاقہ کے میئر صاحب بھی اکثر شامل ہوتے ہیں۔

مسجد کے کوائف کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 1586 مربع میٹر ہے، جو پانچ لاکھ یورو کی لاگت میں خریدا گیا تھا۔ یہ دومنزلہ مسجد ہے۔ اس مسجد کے دو ہال ہیں، ایک ہال کا رقبہ 114 مربع میٹر اور دوسرے ہال کا رقبہ 131 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی 13.45 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ مسجد کے دونوں ہالز کے علاوہ بعض دفاتر، ایک Multifunctional Room اور ایک کچن بھی ہے۔ یہاں بیس گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔

پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Jochen Muhl نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ یہ مسجد مکمل ہوگئی ہے۔

پادری صاحب نے کہا مسجد ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں عبادت بجا لائی جاتی ہے اور جہاں انسان اپنے خدا کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں انسان اکٹھے ہو کر خدا کو تلاش کرتے ہیں۔

پادری صاحب نے بتایا کہ آپ کا جو سلوگن 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' بہت سی گاڑیوں پر لکھا ہوا ملتا ہے۔ سڑک پر چلتے ہوئے پتہ چل جاتا ہے کہ احمدی گاڑی چلا رہا ہے اور یہ کہ اس شہر میں مختلف قسم کے لوگ اکٹھے رہ رہے ہیں۔ اب یہ بات مسجد کے مینار سے بھی ظاہر ہو رہی ہے اور پہلے گرجوں کے میناروں سے بھی نظر آ رہا تھا کہ یہاں اس شہر میں جو مختلف اقوام آباد ہیں وہ باہمی مل جل کر رہتے ہیں۔

بدھ مذہب کے نمائندہ کا ایڈریس

بعدازاں بدھ مذہب کے نمائندہ، بدھ تنظیم کے صدر Matthias Groninger نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو اپنے دل کی گہرائی سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر اور باعث عزت ہے کہ خلیفۃ المسیح آج ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ موصوف نے مسجد کی تکمیل پر جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد ایک امن کا نشان ہے۔ Morfelden Walldorf ایک ایسا شہر ہے جس میں مختلف قوموں کے لوگ اکٹھے ہو کر مل جل کر رہتے ہیں اور آج ہمیں موجودہ حالات میں پہلے سے بڑھ کر ایسے امن کے نشانوں کی ضرورت ہے۔

موصوف نے کہا: بدھ مذہب کے نمائندہ کے طور پر وہ اس بات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ بنیادی طور پر مسلمانوں میں، عیسائیوں میں اور بدھ ازم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ یہ سب مذاہب امن قائم کرنا چاہتے ہیں موصوف نے کہا خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ اس ظلمت اور فساد کے زمانے میں مسجد سے نور پھیلانے والے ہوں اور باہمی پیار و محبت سے اور امن سے رہنے والے ہوں۔ کیونکہ امن ایک ایسا پُل ہے جس پر چل کر ہم انسانیت کو بچا سکتے ہیں۔

موصوف نے کہا ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف کی بجائے وہ چیزیں تلاش کرنی چاہئیں جو ہم میں مشترک ہیں اور ہم میں ایک ہیں، اس کی بہترین مثال جماعت احمدیہ کا ماٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' ہے۔

آخر پر بدھ مذہب کے نمائندہ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

علاقہ کے میئر کا ایڈریس

اس کے بعد علاقہ کے میئر Heinz Peter Becker صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے آج اس بات کی خوشی ہے کہ مجھے مسجد کے افتتاح کے موقع پر استقبال کرنے کی توفیق ملی ہے۔ سال 2013ء میں جب خلیفۃ المسیح اس کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لائے تھے تو مجھے حضور انور کا استقبال کرنے کا موقعہ ملا تھا۔

میئر صاحب نے کہا کہ جرمنی کے آئین میں یہ بات شامل ہے کہ انسان کو مذہبی آزادی ملے۔ آئین میں موجود ہے کہ آزادی ضمیر کے خلاف کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ہر قسم کے فتنہ و فساد اور جنگ و جدال سے دور رکھتی ہے اور پُرامن شہری کی حیثیت سے زندگی گزارتی ہے۔ احمدیہ جماعت ہمارے شہر کا حصہ ہے۔ آپ کی یہ مسجد ایک ایسی جگہ ہوگی جہاں آپ اپنے مذہب کے مطابق عبادات بجا لا سکیں اور اپنے تمام پروگرام منعقد کر سکیں۔ آج آپ کی مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کی دیرینہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے شہر کی انتظامیہ اور تمام شہریوں کی طرف سے مبارکباد پیش کی اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بعدازاں سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

....

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سب سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اس جگہ پر، اس شہر میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مسجد کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور پھر اس کی تعلیم کے مطابق یہ بھی دیکھیں کہ اس عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد اردگرد کے لوگوں کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ ایک دوسرے کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پس جب مسجد کا یہ تصور ہو کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور دوسرے اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ کسی بھی قسم کے تحفظات مسلمانوں کے بارہ میں یا مسجد میں آنے والوں کے بارہ میں اس علاقہ میں، اس شہر میں ہوں۔ پس حقیقی مسلمان تو اس سوچ کے ساتھ اپنی مساجد تعمیر بھی کرتے ہیں اور ان کو آباد بھی کرتے ہیں۔

ایک بڑی دلچسپ معلومات مجھے ہمارے نیشنل امیر صاحب کے ایڈریس سے ملی کہ یہ شہر جو کھدائیوں سے ثابت ہوتا ہے تین چار ہزار سال پرانا شہر ہے۔ گویا کہ یہ شہر اس زمانہ کا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دنیا میں موجود تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا کہ ان کی نسل میں سے نبوت قائم ہوتی چلی جائے۔ ہمارے ایمان کے مطابق دونوں بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام بھی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی۔ ان کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا کہ وہ نبوت کے مقام پر پہنچے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہمارے ایمان کے مطابق اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے مطابق جو انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کرتے ہوئے کیں وہ نبی مبعوث ہوا جو مکمل اور کامل شریعت کے ساتھ آیا اور تمام مذاہب کی خوبیاں اس شریعت میں شامل کر دی گئیں اور آئندہ کے لئے بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع علم آپ کے ذریعہ سے دنیا کو بتا دیا یا دنیا کو اس وسیع علم کا ادراک دے دیا یا اس علم سے آگاہ کر دیا۔ پس اس لحاظ سے سوچیں کہ اس زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو اس علاقہ میں رہتے تھے مکہ میں آکر اپنی نسل کو بھی آباد کیا۔ یہ نہیں پتہ کہ ہزاروں میل دور ایک اور شہر بھی ہے جہاں ایک زمانہ میں ان کے ماننے والے موجود ہوں گے اور پھیل جائیں گے۔ جو دنیا کے اس وقت تین بڑے مذہب گنے جاتے ہیں۔ تعداد کے حساب سے عیسائیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ پھر مسلمان ہیں۔ پھر یہودی ہیں۔ وہ سب اس وقت اس شہر میں موجود ہیں اور اگر سب اپنے دین پر قائم ہوں تو کبھی ایسے حالات پیدا نہ ہوں جس سے امن کی صورتحال خراب ہو اور فتنہ اور فساد پیدا ہو۔

مساجد یا کوئی بھی جگہ جو عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اس کا مقصد تو یہ ہے کہ امن قائم کریں۔ اس بارہ میں ہمارے بدھسٹ دوست جو یہاں کی تنظیم کے صدر ہیں انہوں نے بھی کہا کہ مسجد امن کی نشانی ہے بلکہ ہر حقیقی عبادتگاہ امن کی نشانی ہونی چاہئے۔

قرآن کریم میں جہاں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کی اجازت دی گئی وہاں جنگ کی اجازت امن قائم کرنے کے لئے دی گئی اور ہر مذہب کا حق قائم کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی۔ اگر ہم اسلامی تاریخ دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مکہ میں تیرہ سال تک بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف قسم کی Persecution کا سامنا کرنا پڑا۔ شدت پسندوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے بہت سے ماننے والے شہید کئے گئے اور اس کے بعد جب آپ نے مدینہ میں ہجرت کی اور وہاں یہودیوں اور مختلف قبائل کے ساتھ معاہدہ کے بعد ایک نظام حکومت قائم ہوگیا اور آپؐ کو مشترکہ طور پر اس حکومت کا سربراہ بھی چن لیا گیا۔ تو اس وقت مکہ کے جو مشرکین تھے انہوں نے سوچا کہ یہ لوگ تو اب امن سے رہنے لگ جائیں گے اور امن سے رہنے والے پھر جب امن کا پیغام دیتے ہیں، محبت اور پیار کا پیغام دیتے ہیں تو یہ پیغام پھر دنیا میں پھیلتا بھی ہے اور اس طرح یہ دنیا میں اس شہر سے نکل کر پھیل بھی جائیں گے۔ تب انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا اور جب حملہ کیا تو اس وقت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ اگر اب ان ظالموں کے ہاتھ نہ روکے گئے تو صرف یہ نہیں کہ یہ لوگ اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں یا مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں بلکہ بڑے واضح طور پر قرآن کریم میں یہ فرمایا گیا کہ اب تمہیں ان کو جواب دینے کے لئے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے اور اگر اب ان کے ہاتھ نہ روکے گئے تو پھر نہ دنیا میں کوئی Synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی Temple باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادتگاہ باقی رہے گی اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی۔ گویا کہ اسلام نے تمام مذاہب کی حفاظت کا اعلان کر دیا کہ اگر یہ لوگ جو اس وقت اسلام کے خلاف ہیں یہ اسلام کے خلاف نہیں، یہ مذہب کے خلاف ہیں۔ یہ ان باتوں کے خلاف ہیں جو مذہب پھیلانا چاہتا ہے اور وہ بات یہی ہے کہ محبت، پیار اور امن سے رہو اور ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی تعلیم لائے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی تعلیم لائے۔ ہمارے ایمان کے مطابق حضرت بدھا علیہ السلام بھی نبی تھے وہ بھی یہی تعلیم لائے۔ ہندوؤں میں بھی نبی اترے اور دوسری قوموں میں بھی نبی اترے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس کا حق ادا کرو اور آپس میں پیار اور محبت سے رہو۔ پس اسلام میں جب اجازت دی گئی تو گویا اس سوچ کے ساتھ اجازت دی گئی کہ اب مسلمان کا فرض یہ ہے کہ صرف اپنے دین کی اور مسجد کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور Synagogue کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے مذہبوں کی عبادتگاہوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم احمدی دنیا میں پھیلاتے ہیں جو ہم نے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور جس کو خوبصورت کر کے اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔

پس اس تعلیم کے بعد تو یہ تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ کہیں بھی مسجد بنے، حقیقی مسلمانوں کی مسجد بنے اور وہاں سے کسی بھی قسم کی بدامنی کا نعرہ بلند ہو۔کسی بھی قسم کے حق غصب کرنے کا نعرہ بلند ہو۔مسجدیں تو ہیں ہی ایک خدا کے حق ادا کرنے کے لئے دوسرا بندوں کا حق ادا کرنے کے لئے۔ یہاں ہوتی ہیں اور کوئی بشر کمزوریوں سے پاک نہیں۔اس مسجد کا نام جب سبحان رکھا گیا تو اس لئے کہ پاک ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جو مکمل طور پر پاک ہے اور وہ اپنے پیاروں کو، انبیاء کو پاکیزگی کے جس حد تک اعلیٰ مقام دیتا ہے اس کے بعد ہر ایک اس پاکیزگی اٹھا کر لاؤ جو ہمارے پینے کے اور کھانا پکانے کے کام آئے۔ پس ایسی جگہوں پر ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہاں مختلف Energy Sources کے ذریعہ سے زیادہ تر Solar Energy سے Water Well بھی لگائے ہیں اور پھر Handpump بھی لگائے ہیں تا کہ زمین کا صاف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں کوئی بین الاقوامی جنگ ہی نہ چھڑ جائے یا ہمارے علاقہ میں کوئی بدامنی کا واقعہ نہ ہوجائے۔لیکن اگر ہم اس سوچ کے ساتھ رہنے والے ہوں گے تو اس بدامنی کو دور کرنے والے ہوں گے اور ہر دن جو چڑھے گا ہمارے اندر یہ سوچ پیدا کرنے والا ہوگا اور ہمارے اندر یہ تحفظ پیدا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السبحان کی تقریب افتتاح سے خطاب فرمارہے ہیں۔

Multipurpose ہال بنایا پھر Main Hall ہے مسجد کا وہ اس لئے ہے کہ جب لوگ یہاں اکٹھے ہوں عبادت کے لئے جمع ہوں تو عبادت کے بعد پھر یہ سوچ بھی رکھیں اور اس بارہ میں بھی منصوبہ بندی کریں کہ ہم نے اب انسانیت کی کس طرح خدمت کرنی ہے۔

یہ بات جو یہاں کے امیر صاحب نے بتائی کہ یہاں لوگوں میں کچھ خوف بھی پیدا ہوا تھا اور پھر مل بیٹھ کر خوف دور ہوگیا۔ پس کسی بھی خوف کو دور کرنے کے لئے یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ انسان ایک دوسرے کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں۔ ایک دوسرے کی تعلیم کو دیکھیں۔ نہ کوئی انسان کبھی کامل ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے۔جس حد تک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اپنے اپنے زمانہ میں کامل کرنا ہوتا ہے ان کو کرتا ہے تا کہ وہ مثال بن جائیں اور ہمارے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ کامل وہ مکمل انسان تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔لیکن ہم عام آدمی جو ہیں ان میں کوئی کاملیت نہیں ہوسکتی۔ غلطیاں ہر ایک سے ہوتی ہیں۔کمزوریاں ہر ایک میں ہوتی ہیں۔ اچھائیاں بھی ہوتی ہیں۔ پس ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور کمزوریوں کو نظرانداز کرنا چاہئے تا کہ امن، پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو اور یہی وہ سوچ ہے جب آپس میں مل جل کر بیٹھیں تو ایک دوسرے کا مزید علم حاصل ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی خوبیاں نظر آتی ہیں۔ پس مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے تعمیر ہونے کے بعد اب یہاں سے جماعت احمدیہ کے لوگ مزید اس خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنے عمل سے یہ بتائیں گے کہ مسجد اصل میں امن کی جگہ ہے اور ہمسائے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں اور ہمارے سب دوست اگر کوئی ایسے موقعے پیدا ہوں کہ جہاں کوئی غلط فہمیاں پیدا ہوں تو ان کو ہمیشہ مل بیٹھ کر دور کرتے رہیں گے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ ہر انسان میں کمزوریاں سے حصہ لیتا ہے جس کا جتنا جتنا تعلق اس پاک ذات سے ہو۔مسجدیں اس لئے بنتی ہیں کہ یہاں آکر اس پاک خدا کی عبادت کی جائے اور اس کا پیار اور قرب حاصل کیا جائے۔

جیسا کہ میں نے خدمت کا ذکر کیا، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کا اور ہمارے امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں چیریٹی واک ہوتی ہے اس کے لئے مقامی چیریٹیز کی ہم مدد کرتے ہیں۔ یہی ایک مقصد جو بانی جماعت احمدیہ نے اپنی بعثت کا بتایا کہ خدمت خلق کرو۔لوگوں کے کام آؤ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ بلا امتیاز مذہب اور نسل کے ہر ایک کی اور ہر جگہ خدمت کرتی ہے۔ یہاں ہم ضرورتمندوں کے لئے، ہسپتالوں کے لئے یا بعض اداروں کے لئے چیریٹی جمع کرتے ہیں اور ان کو دیتے ہیں۔افریقہ میں ہم ان کی ضروریات پورا کرنے کے لئے وہاں ہسپتال بھی کھولتے ہیں۔ان کی مدد کرتے ہیں۔سکول کھولتے ہیں تا کہ غریبوں کی مدد ہو اور تعلیم حاصل ہو۔پھر مختلف سہولیات کے Projects شروع کئے ہوئے ہیں تا کہ غریبوں کی مدد ہو۔افریقہ میں اگر کسی کو جانے کا اتفاق ہوا ہو اور وہاں آپ دور دراز کے گاؤں میں جائیں تو دیکھیں کہ چھوٹے بچے دس بارہ سال کے بچے اپنے سروں پر بالٹیاں اٹھائے کئی کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ایک گندے تالاب سے پانی لے کر آتے ہیں۔اس تالاب میں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اور اس تالاب سے جانور بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں اور اس کو Contaminate بھی کر رہے ہوتے ہیں۔لیکن وہی لوگ وہ پانی لے کر آتے ہیں اور بغیر کسی Treatment کے اس پانی کو پھر استعمال بھی کرلیتے ہیں۔اسی وجہ سے وہاں بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔ ہم تو یہ یہاں ان ترقی یافتہ ملکوں میں تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارے بچے کہیں ہلکا سا بھی ایسا گندا پانی پی لیں جو ان کی صحت خراب کرنے والا ہو۔کجا یہ کہ بچوں کو بھیجا جائے کہ جاؤ کئی کلومیٹر کا سفر طے کرو اور وہاں سے ایک بالٹی پانی کی پانی جو صحت کے لئے اچھا ہے وہ ان کو میسر آجائے۔ یہ خدمات ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے اور بغیر کسی تفریق کے کرتی ہے۔

اور یہ تفریق کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ کہا کہ تمہیں مختلف قبائل اور قوموں میں پیدا کیا گیا ہے لیکن اس لئے نہیں ہے کہ کسی قوم میں اور کسی قبیلہ میں کوئی بڑائی ہے بلکہ اس لئے تا کہ تمہاری پہچان ہو اور وہ پہچان قائم کرنے کا اعلیٰ معیار ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو اور تقویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقام کو پہچانو۔اس کی عبادت کرو اور اس کی مخلوق کی خدمت کرو اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ پس یہ وہ سوچ ہے جو جماعت احمدیہ کی ہے۔ یہ وہ سوچ ہے جس سے جماعت احمدیہ دنیا میں کام کرتی ہے اور وہ یہ سوچ ہے جس سے دنیا میں امن اور محبت اور پیار کی فضا قائم ہوسکتی ہے اور جس جس طرح جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے۔جس جس طرح ہم مساجد تعمیر کررہے ہیں یہ پیار اور محبت اور امن کا پیغام اسی طرح مزید وسیع ہو کر پھیلتا چلا جارہا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ یہاں کے رہنے والے احمدی اس پیار اور محبت کے پیغام کو اور اپنی عبادتوں کے معیار کو پہلے سے زیادہ بڑھا کر پیش کرنے والے ہوں گے اور ہر دن جو چڑھے گا وہ ہمسایوں کو، اس شہر کے لوگوں کو یہ احساس دلانے والا ہوگا کہ اس علاقہ میں مسجد بنا کر ہم نے نہ صرف اپنی عمارتوں کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے بلکہ ہم نے ان لوگوں کو ایک ایسی جگہ دے دی جو ہمیں نہ صرف امن کی تعلیم دینے والے ہیں بلکہ ہمارے امن کا تحفظ کرنے والے ہیں اور ہماری عبادتگاہوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ احمدی اس سوچ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں اور ہم اس دنیا کو جو تباہی کی طرف جارہی ہے ہر روز جو نیا دن چڑھتا ہے وہ اس خوف کو لئے کرنے والا ہوگا کہ ہمارا ماحول ایک دوسرے کو امن دینے والا ہے اور ہم پُرامن ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں اور احمدی اس کا سب سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے ہوں۔شکریہ۔

اب میں دعا کراؤں گا۔ہم احمدی تو اپنے رواج کے مطابق ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ جو مہمان دعا میں جس طرح شامل ہونا چاہیں وہ ہوسکتے ہیں۔دعا کرلیں۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے احاطہ میں سیب کا پودا لگایا اور علاقہ کے میئر نے

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

ناشپاتی کا پودا لگایا۔

اس کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔ لوکل امارت کی مجلس عاملہ اور دیگر مقامی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو جو ایک قطار میں ایک طرف کھڑے تھے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

''بیت السبحان'' کی اس افتتاحی تقریب کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح فرینکفرٹ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر پچاس منٹ پر بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات

آج مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ان کے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

❁......ایک سٹوڈنٹ مریم کہتی ہیں: میں چرچ میں کام کرتی ہوں اس لیے میں اس تقریر کو بہت سراہتی ہوں جو مذہب میں خوبیوں کے بارہ میں تھی۔ اُن کے الفاظ موہ لینے والے تھے اور اگر آپ اس کا خلاصہ نکالیں تو وہ پیار، امن اور رحم بنتا ہے۔ مجھے پہلی دفعہ اردو زبان سننے کا بھی موقع ملا جس سے میں نے خوب حظ اٹھایا۔

❁......ایک مہمان Mr. Weinisch نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ وقت کی تقریر بہت جامع تھی اور لوگوں کو قریب لانے والی تھی۔ اس کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ تمام مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے اور وہ امن قائم کرنا ہے۔ جس طرح انہوں نے شہروں کی پرانی تاریخ کا موازنہ کیا اور حضرت ابراہیم کے زمانے کا ذکر کیا وہ بہت ہی دلچسپ تھا۔ میں انہیں اس تقریر کے حوالہ سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

❁......ایک مہمان Michael Hasslent نے کہا: میں ایک مسیحی ہوں لیکن آج مسلمانوں کے ماحول میں اپنے آپ کو بہت محفوظ اور خوش محسوس کر رہا ہوں۔ اب میں آپ کے اگلے جلسہ پر آنا چاہوں گا تا کہ میں خلیفہ وقت کو مزید سن سکوں اور زیادہ بڑے پیمانے پر دیکھ سکوں کہ احمدی کتنے پُرامن ہیں اور کیسے امن پھیلاتے ہیں۔

بہترین تعلیم جو خلیفہ وقت نے دی وہ یہ تھی کہ اسلام تمام مذاہب کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ میں خلیفہ وقت کو یہ سب بتانے اور ہمارے تحفظات دور کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

❁......ایک خاتون مہمان Mrs Doris نے کہا: میرا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے لیکن خلیفہ وقت میں ایک خاص کشش تھی۔ ان کے الفاظ، موجودگی اور شخصیت میں ایک قدرتی کشش تھی۔ وہ بہت پاک شخصیت ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے صرف 20 منٹ میں اسلام کے بارہ میں اتنا کچھ بتایا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ میڈیا نے اسلام کا غلط نقشہ پیش کیا ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے مجھے اسلام کی تعلیم منٹوں میں دی جارہی ہو۔

لوگ آج اسلام کو ISIS کی وجہ سے دہشتگرد مذہب کے طور پر بدنام کرتے ہیں لیکن دوسری طرف خلیفۂ وقت ان خیالات اور تصورات کو ردّ کرنے اور انہیں غلط ثابت کرنے کے لیے سب سے زیادہ اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ دور و نزدیک ہر جگہ امن پھیلا رہے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اگر خلیفہ وقت کی بات مانی جائے تو ہم دہشتگردی کو بہت جلد روک سکتے ہیں۔ اب یہ مسلمانوں پر ہے کہ وہ اس کی پیروی کریں۔

مجھے یہ بھی اچھا لگا کہ انہوں نے پانی کی اہمیت کا بتایا اور آپ کے بہبود انسانیت کے کاموں کا ذکر کیا۔ مجھے یہ بہت ہی پسند آیا جب انہوں نے کہا کہ ایسا کرنا آپ کا فرض ہے۔

مجھے امید ہے کہ لوگ امن کی اس پیاری روح کو اپنائیں گے جو اس مسجد اور خلیفہ نے ہمیں آج دکھائی ہے۔

❁......ایک مہمان Daniella نے کہا: زندگی میں پہلی دفعہ میں نے خلیفہ وقت کو دیکھا اور اس کا مجھ پر بہت اثر ہے۔ میں سکول میں کام کرتی ہوں جہاں بہت سے احمدی طالب علم پڑھتے ہیں، وہ مجھے ہمیشہ خلیفہ وقت کے بارہ میں بتاتے تھے، اس لئے مجھے کافی تجسس تھا۔ ان کے الفاظ نے میرے دل پر اثر کیا ہے۔ انہوں نے اسلامی تاریخ بیان کی کہ کیسے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ظلم وتعدی کئی سالوں تک برداشت کرنی پڑی اور جب آپ کو دفاع میں جنگ کی اجازت دی گئی تو اس لیے کہ تمام عبادتگاہوں کا تحفظ کیا جائے۔ یہ بہت دلچسپ تھا اور ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کتنا پُرامن مذہب ہے۔

❁...... ایک مہمان خاتون Mrs Angela جو جرمنی میں پیدا ہوئی اور ان کے والدین سپینش ہیں، کہتی ہیں: میں آپ کے خلیفہ کو سن کر جذبات سے پُر ہوں۔ ان کے الفاظ خوبصورت، برداشت والے اور امن کے راستے کی نشان دہی کرنے والے تھے۔ انہوں نے اسلام کی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا جن کا ہمیں علم نہیں تھا، جیسے کہ مساوات، آزادی اور امن۔ میں نے خلیفہ وقت کو پہلی دفعہ دیکھا، ان کی شخصیت ایسی ہے کہ آپ خود بخود ان کی عزت اور تعریف کرنے لگتے ہیں۔ جیسے ہی وہ ہال میں تشریف لائے میں نے امن محسوس کیا۔ انہیں دیکھنے اور سننے کے بعد اب مجھے اسلام کا کوئی خوف نہیں رہا۔ جو کہتے ہیں کہ اسلام دہشتگردی کا مذہب ہے وہ غلط ہیں کیونکہ خلیفہ وقت نے آج ثابت کیا ہے کہ اسلام کا انتہاپسندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کے لیے قرآن اور ابتدائی اسلام کی مثالیں دیں۔

❁......ایک مہمان Jurgen صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفہ وقت کے الفاظ کی چمک اور اثر دیکھ کر حیران وششدر ہوں۔ یہ ایک عالمانہ تقریر تھی جس میں انہوں نے ابراہیمؑ کا حوالہ دیا اور پھر تمام مذاہب کو جوڑ دیا کہ بہت سے نبی ان کے وارث تھے اور یہ کہ اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی جڑیں ایک ہی ہیں۔

خلیفہ وقت اپنی ذات میں پرکشش اور پیار بھری شخصیت کے مالک ہیں اور ان کی شخصیت پرخلوص ہے۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو آپ ان کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں۔

بہبود انسانیت کے جو کام آپ افریقہ میں کر رہے ہیں، انہیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا ہوں۔ یہ جذبات سے پُر بیان تھا جب انہوں نے بیان فرمایا کہ کیسے چھوٹے بچوں کو پانی کی تلاش میں کئی کلومیٹر چلنا پڑتا ہے اور کیسے انہیں وہ پانی پینا پڑتا ہے جو جانور استعمال کر چکے ہوتے ہیں۔ اس روشنی میں جماعت احمدیہ بے مثال کام کر رہی ہے اور اگر یہ آپ کے مذہب کا حصہ ہے تو یہ حیرت انگیز ہے۔ یہ ہے جو آپ کو لوگوں کو اسلام کے بارہ میں بتانا چاہیے۔

❁......ایک خاتون مہمان Mrs Stuck نے کہا: آج یہ ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ آپ کی مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔ میں آپ کی تنظیم سے حیران ہوں اور سب سے زیادہ میں خلیفہ وقت کی زبان کی خوبصورتی اور الفاظ کے خوبصورت چناؤ سے حیران ہوں۔

یہاں امن کا ماحول تھا۔ یہاں آپ کے سیکیورٹی گارڈز تھے لیکن حقیقت میں آپ کو سیکیورٹی گارڈز کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ پُرامن ہیں۔

گزشتہ 10 سالوں سے میں خلیفہ کو ٹی وی پر دیکھ رہی ہوں اس لئے آخرکار میں آج ان سے مل کر بہت خوش اور جذبات سے پُر ہوں۔ براہِ مہربانی انہیں میری نیک تمنائیں پہنچادیں اور انہیں بتادیں کہ مجھے ان کے کام پر فخر ہے جو وہ دنیا میں امن پھیلانے کے لیے کر رہے ہیں، اور آج انہیں دیکھنا میرے لیے بڑے اعزاز کا موجب ہے۔

❁......ایک مہمان Mr. Stefan نے کہا: جو میں نے سوچا تھا اس سے یہ ایک انوکھا اور مختلف واقعہ تھا۔ مجھے نہیں معلوم میں نے کیا امید کی تھی لیکن یہ بالکل بھی ویسا نہیں تھا، بلکہ اس کے برعکس بہت ہی پُرامن ماحول تھا جس میں خلیفہ وقت نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے، ان کی حفاظت اور ایک دوسرے سے پیار کرنے کی بات کی۔

آج میں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں اور خلیفۃ المسیح کی یہ بات سن کر بہت اچھا لگا کہ ہمیں ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی خوبیوں پر توجہ دینی چاہیے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا جب انہوں نے اسلامی تاریخ بیان کی اور یہ کہ کیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر سے ہجرت کرنی پڑی مگر پھر بھی ان پر ظلم ہوتا رہا۔ مجھے ایسا لگا جیسے انہوں نے اسلام کے بارہ میں رازوں کی کتاب کھول دی ہو جسے اس سے پہلے کوئی نہ جانتا ہو۔

خلیفہ وقت کی شخصیت کا مجھ پر بہت گہرا اثر پڑا ہے اور میں ان سے بہت زیادہ متأثر ہوا ہوں۔ وہ بہت پُرحکمت ہیں۔

❁...... ایک خاتون مہمان Kurala صاحبہ نے کہا: مجھے کچھ برا بھی لگا اور افسوس بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ کو مکرر کہنا پڑا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ دنیا میں آج کل جو اسلام کے بارہ میں غلط پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور اتنی غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو لوگوں کو سمجھانے کے لئے بار بار اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے بہت باریک بینی سے اس امر کو بیان فرمایا کہ اسلام امن کا پرچار کرنے والا ہے کہ کوئی اس کے مخالف دلیل نہیں دے سکتا۔ ان کا پیغام بڑا سادہ ہے کہ ہر ایک کو آپس میں گلے لگانا چاہئے اور باہم محبت اور پیار سے رہنا چاہیے۔

مجھے احمدیہ مسجد سے کسی قسم کا شکوہ نہیں مگر اس بات کا ضرور افسوس ہے کہ جبکہ مسجد اور گرجا کا مقام ایک ہی ہے تو پھر بھی گرجوں کو شہر کے مرکز میں بنانے کی اجازت ملتی ہے اور مسجدوں کو شہر سے باہر اور نمازیوں کو دُور آنا پڑتا ہے۔

❁......محترم میئر صاحب نے کہا کہ مجھے گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں مگر آج مجھے اسلام کے بارہ میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارہ میں مزید سیکھنے کو ملا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے اور دیگر تمام مذاہب کے مقتدیوں کی حفاظت کی بھی۔ ان کا خطاب بہت مثالی تھا۔

❁......ایک مہمان Jacintocano جو ہسپانوی ہیں نے کہا کہ: میرا بیٹا کچھ سال قبل احمدی ہو گیا جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں اور اپنے مذہب کا بہت پابند ہوں۔ مجھے افسوس تھا کہ میرا بیٹا کس جگہ پر آ پہنچا ہے اور اسلام کو میں مضر جانتا تھا۔ بہرحال آج آپ کے خلیفہ کو میں نے دیکھا اور اُن کی باتیں سنیں اور مجھ یا یک حقیقی امن کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ میرا بیٹا اچھی جگہ پر ہے۔

خلیفہ نے امن اور سیکیورٹی کے بارہ میں خطاب کیا اور humanitarian خدمات کا بھی ذکر کیا جو آپ دنیا بھر میں کر رہے ہیں۔

❁......ایک سیرین مہمان سعید صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کی شخصیت دیکھ کر حیران ہو گیا تھا۔ ہر بات جو انہوں نے کی ہے اس کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ آجکل اور آج کے زمانہ میں ہر ایک کو یہ عادت ہے کہ دوسرے کو کافر کہے۔ لیکن حقیقت میں کافر تو وہ لوگ ہیں جو دولت کے پیچھے پاگل ہیں اور وہ جو اللہ کے نام پر جنگ کر رہے ہیں۔ یہی خلیفۃ المسیح کا پیغام تھا اور یہ بات انہوں نے قرآن کریم اور سنت سے ثابت کی۔ خلیفۃ المسیح نے ایک مثال قائم کی جو کہ پورے عالم کے لئے ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مسلمان اپنی طاقت کا غلط استعمال کر رہے ہیں اور اگر تم امن چاہتے ہو تو سب کی عزت کرنا ضروری ہے۔

❁......ایک مہمان خاتون Mary Louise کہتی ہیں: خلیفۃ المسیح نہایت ہی پیار اور امن والے نظر آتے ہیں اور ان سے ایک خاص نرم دلی محسوس ہوتی ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ انہوں نے ایمانداری سے مذہب کو پیش کیا اور کوئی دکھاوا اس میں نہیں کیا۔ سب سے بہترین بات وہ لگی جب انہوں نے کہا کہ سب مذاہب کی بنیاد امن ہی ہے اور ہمیں ان باتوں پر غور کرنا چاہئے جو ہمیں اکٹھا کرتی ہیں، نہ کہ ان پر جو ہمیں جدا کریں۔ یہ بات اتنی دانشمندانہ لگی کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ ہمیں منفی باتوں پر نہیں توجہ کرنی چاہئے بلکہ مثبت باتوں پر۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمام دہشتگرد لوگ (terrorist) اسلام کے برخلاف کردار ادا کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

❁......ایک ہمسایہ مہمان Mr Rupert Lees نے کہا: ہر چیز آج زبردست تھی۔ تمام احمدی ویسے بہت ہی اچھے تھے لیکن جو خلیفۃ المسیح تھے وہ تو خاص ہی تھے۔ ان کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا اور خاص طور پر وہ بات جو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بتائی کہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح وقت گزارا۔ خلیفۃ المسیح کے الفاظ ایک نمونہ تھے اس بات کا کہ کس طرح مذاہب اکٹھے ہو کر رہ سکتے ہیں۔

یہ سن کر بہت اچھا لگا کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے اور یہ بالکل ہی اس کے الٹ ہے جو آجکل کچھ مسلمان کر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا کردار جو انہوں نے دکھایا اور بتایا نہایت ہی بنیادی اور ضروری ہے اور آجکل لوگ اسے بھول رہے ہیں۔ لیکن احمدی یہ بنیادی کردار احسن رنگ میں دکھلا رہے ہیں۔

....

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

بقیہ: رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء
.........................از صفحہ نمبر 20

ہیں۔آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو کہ نہایت باوقار، حکمت رکھنے والا اور نفیس انسان ہے۔

☆......**بعدازاں نودیپ بینز، منسٹر سائنس اور اقتصادیات نے اپنا ایڈریس پیش کیا:** آج مجھے خلیفہ کے قریب ہونے کا بہت اعزاز حاصل ہوا ہے۔آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کس قدر اہمیت ہے نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ کینیڈا کے ملک میں بھی آپ کی قدر ہے۔

مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈا کے وزیرِ اعظم جسٹن ٹروڈو کا سلام پہنچانے کا شرف پا رہا ہوں۔نیز وہ کہتے ہیں کہ وہ پیارے حضور کی آٹوا میں آمد اور اُن کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔

میرے نانا کی پیدائش پاکستان میں ہوئی تھی اور مجھے اُن مشکلات اور تکالیف کا علم ہے جن کا سامنا آپ کو پاکستان میں کرنا پڑتا ہے۔لیکن آپ نے پاکستان سے آکر نہایت محنت سے کام کیا۔اور 50 سال بعد آپ نے بڑی ترقی کی ہے۔آپ بہت ساری مساجد کینیڈا بھر میں تعمیر کر رہے ہیں۔ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آ رہا ہے۔

پچھلے سال جب نئی حکومت کا انتخاب کیا گیا تھا تو حکومت نے 25 000 شامی پناہ گزین کینیڈا میں لانے کا وعدہ کیا تھا۔اب تک کینیڈا میں 30 000 سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

☆......**اس کے بعد جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** حضور کی آمد جو کہ ایک خاص موقعہ ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔

میں نے 50 سالہ جشن جونیتھن فلپ سکوئیر میں منایا تھا آپ کو مبارکباد دی تھی اور آج کے موقعہ پر میں خلیفہ صاحب کو جماعت کے کینیڈا میں اتنی مدّت سے قائم ہونے کی مبارک پیش کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ میں خلیفہ صاحب کو نیشنل پیس سمپوزیئم شروع کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔خلیفہ صاحب دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں، اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ہمیں چاہئے ان سب باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں، خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت ٹورانٹو میں 1990ء سے خوب مستحکم ہے۔ پیارے خلیفہ صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو میں 30 سال سے جانتا ہوں۔اور انہوں نے میری ہر مشکل وقت میں امداد کی ہے۔30 سال قبل انہوں نے مجھے ایک مسجد کا ماڈل دکھایا تھا جو وہ میپل میں بنانا چاہتے تھے۔تب وہ صرف ایک خواب تھا جو کہ پورا ہو گیا۔ ایک اور بات جس کا میں خلیفہ صاحب کے سامنے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ جماعت کے نوجوانوں کو تعلیم دینا اور صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ خوب محنت کرتی ہے تا کہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپ کو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

....

جلسہ سالانہ کینیڈا کی اختتامی تقریب

بعد ازاں جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مأزن خبّاز صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم اسحاق فانسیکا صاحب (مبلغ کینیڈا) نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام۔

"ہے شکرِ ربِّ عزّ وجلّ خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں"

خوش الحانی سے پیش کیا۔

ذیلی تنظیموں کی بہترین مجالس میں عَلَم انعامی اور سندات خوشنودی کی تقسیم

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا اور مجلس انصار اللہ کینیڈا کی بہترین مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

خدام الاحمدیہ میں "مجلس مسی ساگا ایسٹ" نے بہترین مجلس ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے عَلَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجلس ایڈمنٹن اور مجلس میپل نے دوم اور سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

خدام الاحمدیہ کے بہترین ریجن کے مقابلہ میں جی ٹی اے سینٹر ریجن نے اوّل پریری ریجن دوم اور یورک (York) ریجن نے سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

اطفال الاحمدیہ میں مجلس میپل (Maple) نے بہترین مجلس قرار پانے پر حضور انور کے دست مبارک سے عَلَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجالس ویسٹرن ساؤتھ اور سسکاٹون نے دوم، سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

اطفال میں بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پریری اوّل، ریجن جی ٹی اے سینٹر دوم اور یورک ریجن سوم قرار پائے۔ان سب نے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

مجلس انصار اللہ کینیڈا میں کیلگری نارتھ ایسٹ مجلس عَلَمِ انعامی کی حقدار قرار پائی تھی۔اس مجلس نے حضور انور کے دست مبارک سے عَلَم انعامی حاصل کیا۔جب کہ مجالس پیس ویلج ایسٹ اور پیس ویلج سینٹر نے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پیس ویلج اوّل، ریجن کیلگری دوم اور ریجن پریری سوم قرار پائے۔ ان سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

تعلیمی ایوارڈز

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد عطا فرمائیں اور ان کو میڈلز پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طلباء نے یہ اسناد اور میڈلز حاصل کئے۔

ہائی اسکول کے طلباء

1۔عاطر خان گریڈ 12۔97 فیصد نمبروں کے ساتھ
2۔عبداللہ ملک گریڈ 12۔97 فیصد نمبروں کے ساتھ
3۔معیذ احمد گریڈ 12۔ 96 فیصد نمبروں کے ساتھ
4۔وحید احمد گریڈ 12۔93 فیصد نمبروں کے ساتھ
5۔ساجد احمد گریڈ 12۔93 فیصد نمبروں کے ساتھ
6۔مظہر اقبال گریڈ 12۔92 فیصد نمبروں کے ساتھ
7۔فیضان بیگ گریڈ 12۔91 فیصد نمبروں کے ساتھ
8۔مرزا شاہزیب احمد گریڈ 12۔90 فیصد نمبروں کے ساتھ

انڈر گریجوئیٹ

1۔شمائل رضوان بی ایس سی میکانیکل انجنیئر نگ 84 فیصد نمبروں کے ساتھ
2۔ غلام احمد بی اے اونرس کنسیولوجی اینڈ ہیلتھ سائینس 83 فیصد نمبروں کے ساتھ
3۔عاصم چوہدری بیچلر آف کامرس 80 فیصد نمبروں کے ساتھ
4۔سلیمان داؤد بی اے اکنامکس 80 فیصد نمبروں کے ساتھ

پوسٹ گریجوئیٹ

1۔عثمان احمد سید سی جی اے۔
2۔ ڈاکٹر سید ناصر طاہر ایم ایس سی ریڈیئشن سائنس میڈیکل فزکس 89 فیصد نمبروں کے ساتھ
3۔ملک فراز احمد ماسٹر آف مینیجمنٹ سائنسز 88 فیصد نمبروں کے ساتھ
4۔رضوان احمد ماسٹر آف آرٹس چائیلڈ سٹڈی اینڈ ایجوکیشن 86 نمبروں کے ساتھ
5۔اعزاز اللہ ماسٹر آف انجنیئر نگ مکینکل 86 فیصد نمبروں کے ساتھ
6۔فراض راجپوت ماسٹر آف انجنیئر نگ کیمیکل 85 فیصد نمبروں کے ساتھ
7۔ یحیٰ خان ماسٹر انجینئر نگ الیکٹریکل 85 فیصد نمبروں کے ساتھ
8۔محمد رضوان قمر ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن 80 فیصد نمبروں کے ساتھ
9۔طاہر ملک ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن اِن ایچ آر اینڈ گلوبل لیڈرشِ 80 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

نظارت تعلیم

۞......**نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے اسناد اور گولڈ میڈلز حاصل کئے۔**

1۔ولید مخدوم قیصر او لیول فروم ایڈیکسل 4 اے سٹار پلس 6 اے۔
2۔ساد احمد وڑیچ اے لیول فروم کیمبرج یونیورسٹی 3 اے سٹار پلس 1 اے۔
3۔ساجدہ نسیم ایف اے جنرل گروپ گرلز فروم بہاولپور بورڈ سیکینڈ
4۔ہلال حسنات مرزا بی ایس کمپیوٹر انجنیئر نگ فروم کومساٹس فرسٹ
5۔اعجاز ظفر اللہ ایم ایس سی میتھ میٹکس فروم قائد اعظم یونیورسٹی فرسٹ
6۔احتشام نجیب چوہدری گریڈ ٹو یلو 97 فیصد نمبروں کے ساتھ
7۔اِیسا عبداللہ ایم ایس سی پٹرولیم انجینئر نگ فرام نیو میکسیکو انسٹیٹیوٹ آف مائیننگ اینڈ ٹیکنالوجی یو ایس اے جی پی اے 3.87

۞......عبدالباسط قمر بقاپوری روزنامہ الفضل ربوہ کے مضمون نویسی مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر ایوارڈ کے حقدار قرار پائے۔مصنف کو سند خوشنودی دی گئی۔

۞......**جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یہاں "حفظ القرآن سکول" بھی جاری ہے۔اس سکول سے سال 2016ء میں جن بچوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے۔ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سرٹیفیکیٹ عطا فرمائے۔ ان 9 طلباء کو شمار کر کے حفظ القرآن سکول کینیڈا سے حفاظ کی کل تعداد 23 ہو گئی ہے۔الحمدللہ۔**

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔عزیزم حافظ راغب کھوکھر دورانیہ تین سال دو ماہ
2۔عزیزم حافظ ابصار احمد دورانیہ دو سال چار ماہ
3۔عزیزم حافظ جری اللہ خان دورانیہ دو سال پانچ ماہ
4۔عزیزم حافظ فراس احمد چوہدری دورانیہ دو سال پانچ ماہ
5۔عزیزم حافظ تفرید احمد ڈوگر دورانیہ دو سال چھ ماہ
6۔عزیزم حافظ ماہر احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
7۔عزیزم حافظ حزیم احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
8۔عزیزم حافظ طلحہ احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
9۔عزیزم حافظ فاران ہنجرا دورانیہ دو سال سات ماہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

....

اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی دنیا کا خیال ہے کہ مذہب کی حیثیت ثانوی حیثیت ہے اور اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو اس کے لئے مذہب سے ہٹ کر سوچنے کی ضرورت ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں اکثریت کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں جو فساد برپا ہے اس کی وجہ مذہب ہے جبکہ خود یہ بھی تسلیم کرتے ہیں اور سکولوں میں پڑھایا بھی جاتا ہے کہ انسان نے بنیادی اخلاق مذہب سے سیکھے۔ انسان کو متمدن اور بااخلاق بنانے میں مذہب کا ہاتھ ہے کسی فلسفہ دان کا نہیں۔ گویا کہ خود بھی یہ لوگ جو ایسے خیالات رکھتے ہیں ایک مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ایک طرف تو مذہب کے خلاف ہیں دوسری طرف یہ بھی تسلیم ہے کہ انسان کو بااخلاق بنانے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جنہوں نے کہا کہ ہمیں اس تعلیم اور ان اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے یعنی انبیاء۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو اخلاقی اقدار دینے میں مذہب کا بہت بڑا ہاتھ ہے یا انبیاء کا ہاتھ ہے۔ گو کچھ عرصہ بعد ان انبیاء کی تعلیم بھلائی جاتی رہی۔ کچھ اخلاق اور قواعد کو لوگوں نے یا ان کے سرداروں نے اختیار کر لیا

کچھ کو چھوڑ دیا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انبیاء بھیجے جنہوں نے ان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ تمدنی ترقی میں بھی کردار ادا کیا اور انہی بنیادوں پر پھر عقل رکھنے والوں نے، سرداروں نے، لیڈروں نے بعض اخلاق اور اصولوں کو تو اپنا لیا لیکن روحانیت کو چھوڑ دیا۔ نتیجۃً مذہبی اور روحانی حالت میں ترقی کے بجائے تنزل ہوتا چلا گیا اور یہ تنزل ہر قوم میں مذہب کی تعلیم میں مذہبی علماء اور قوم کے سرداروں کے اپنے مفادات کی ترجیح کی وجہ سے آیا۔ انہوں نے مذہب کی تعلیمات کو ایک طرف کر دیا۔ اپنی ترجیحات اوپر لے آئے۔ نتیجۃً مذہبی تعلیم میں گراوٹ آ گئی ورنہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم تو ہر قوم کے لئے مختلف نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں نے ہر قوم میں نبی بھیجے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء تو ایک ہی تعلیم لے کر آئے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور آپس کے تعلقات کی بہتری۔ اکثر لوگ صحافی یا غیر مسلم سوال کرتے ہیں اسلام کے بارے میں تو انہیں میں یہی کہا کرتا ہوں کہ اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلاصۃً ہمیں بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس سے محبت کرو اور اس کے بندوں کے حق ادا کرو اور ان سے شفقت کا سلوک کرو اور ہر مذہب نے یہی تعلیم دی ہے اور اسلام کی تعلیم اس معاملے میں سب سے بڑھی ہوئی اور اعلیٰ ہے۔ پس جب مذہب یہ ہے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا علمبردار ہے تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کی وجہ مذہب ہے اور خاص طور پر اس زمانے میں اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی وجہ سے دنیا کی اس وقت فساد کی حالت ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم کی وجہ سے یہ حالت نہیں ہے ہاں ہم کہہ سکتے ہیں بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بعض جگہ یہ حالت ہوئی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ صدی میں دنیا نے دو بڑی عالمی جنگیں دیکھیں۔ کیا ان کی وجہ مذہب تھا یا لیڈروں کی خواہشات اور سیاسی اور جغرافیائی حالات اور لالچیں تھیں؟ اس موجودہ زمانے میں بھی کونسا مسلمان ملک ہے جو انتہائی اعلیٰ قسم کے ہتھیار اور اسلحہ تیار کرتا ہو۔ یہ ترقی یافتہ ملک اور بڑی طاقتیں ہی ہیں جو انتہائی اعلیٰ پائے کے اعلیٰ معیار کے ہتھیار تیار کرتی ہیں اور پھر تیسری دنیا کے ملکوں کو اور مسلمان ممالک کو بیچے جاتے ہیں۔ حکومتوں کو بھی یہ سامان بیچا جاتا ہے اور حکومت مخالف گروہوں کو بھی یہ سامان بیچا جاتا ہے۔ میں نے تو جب بھی سیاستدانوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہی جواب دیا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن پھر وہ خاموش ہیں۔ اس کی کوئی justification نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر مسلمان ممالک لڑائیوں اور فساد کی جگہ بنے بھی ہوئے ہیں تو اس میں بڑی طاقتوں کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ اسلحہ یا تو ان سے خریدا جاتا ہے یا مشرقی یورپ کے ممالک سے خریدا جاتا ہے اور سب کو پتا ہے لیکن نہیں روکتے۔ روک بھی کس طرح سکتے ہیں کیونکہ خود ہی بیچتے ہیں۔ اور جب کہو کہ فلاں حکومت کو تم اسلحہ بیچ رہے ہو اور وہ اسلحہ ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف استعمال ہو رہا ہے اور ظلم کی وجہ بن رہا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ ہمارا جو کاروبار ہے یہ قانونی ہے۔ چھپ کے نہیں بیچ رہے۔ اگر اسلام کہتا ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔ الزام تو اسلام پر لگایا جاتا ہے لیکن اسلام کا معیار کیا ہے؟ اسلام یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی کام چاہے وہ جائز ہو اگر غلط موقع پر ہو رہا ہے تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عمل صالح پر بہت زور دیا کہ حقیقی مؤمن وہی ہے جو جائز کام جائز موقع پر اور نیک نیت سے کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چند دن ہوئے مجھے یہاں ایک صحافی نے پوچھا کہ ہم نہ تو اسلام کی تعلیم جانتے ہیں نہ اس کی تفصیلات کا پتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ اسلام ہی دنیا کے امن کی ضمانت ہے اور آجکل تو بالکل اس کے خلاف نظر آتا ہے۔ یہ کس طرح ضمانت ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے سارے دنیاوی حربے استعمال کر لئے ہیں لیکن امن قائم نہیں کر سکے۔ مسلمان بھی اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے اس لئے وہ بھی فساد کی حالت میں سے گزر رہے ہیں۔ اگر حقیقی امن قائم کرنا ہے پھر تو پھر اسلام کی تعلیم کہتی ہے کہ انتہائی اعلیٰ معیار کے انصاف پر قائم ہو جاؤ اور انصاف پر قائم ہونے کا ایک معیار قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ۔ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا۔ فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۔ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (النساء : 136)

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔‘‘

پس یہ وہ معیار ہے جو ذاتی مفادات سے بالا ہو کر عدل و انصاف کرواتا ہے کہ صرف اپنے مفادات نہ دیکھو بلکہ حق بات کے لئے اگر اپنوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے تو پرواہ نہ کرو۔ یہ ایک اصولی بات ہے جسے صرف انفرادی اور گھریلو سطح تک ہی محدود نہیں سمجھا جانا چاہئے بلکہ انسانیت کے وسیع تر مفادات کے لئے یہ اصول ہے اور اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے۔ ملکوں اور حکومتوں تک بھی اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے۔ یہاں کیا ہوتا ہے؟ اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ وہ لوگ جو انصاف کے نام پر بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں کہ اپنے مفادات کے لئے سب کام ہو رہے ہیں۔ ایک بڑی طاقت حکومت کی مدد کرتی ہے تو دوسری طاقت حکومت مخالف گروہوں کی مدد کرتی ہے تاکہ علاقے میں اپنی برتری قائم رہے۔ مثلاً سعودی عرب کو مختلف ممالک کی طرف سے کئی بلین ڈالرز کا اسلحہ بیچا گیا۔ اور یہ بھی پتا ہے کہ وہ یمن کے خلاف، ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف صرف ان کو تباہ کرنے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ پس یہاں مسلمان بھی باوجود اسلام کا دعویٰ کرنے کے خواہشات کی پیروی کے لئے عدل سے دور ہٹ رہے ہیں اور غیر مسلم طاقتیں بھی اپنے مفادات اور خواہشات کی تسکین کے لئے عدل سے دور جا رہی ہیں، انصاف سے دور جا رہی ہیں اور بدامنی پیدا کر رہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں فساد کی حالت ہے۔ جن کو انصاف کی کرسی پر بٹھایا گیا ہے وہی انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں تو پھر مذہب کو اور خاص طور پر اسلام کو کیوں الزام دیتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی موقع ملے میں اکثر ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر تم انصاف کرو تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام تو انصاف اور عدل کی اتنی تلقین کرتا ہے کہ اس جیسے معیار تو کہیں دیکھے ہی نہیں جا سکتے۔ اس وقت اسلامی تعلیم کے ہر پہلو کو تو بیان نہیں کیا جا سکتا تاہم میں قرآن کریم کی بعض آیات اس وقت پیش کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے معیار قائم کرنے، بے چینیاں دور کرنے، امن قائم کرنے کے معیار مقرر فرمائے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ سورۃ مائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔وَ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔(المائدۃ:9) ’’کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘

یہ ہے وہ انتہاؤں کو پہنچا ہوا معیار۔ دشمنوں کی بات تو ایک طرف رہی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں تو اپنے معاہدوں کا بھی پاس نہیں کرتیں۔ ایک طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہیں تو دوسری طرف اگر مفادات حاصل نہ ہوں تو نقصانات پہنچانے کے لئے منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملکی مفادات بہرحال پہلے ہیں اور ضروری ہیں۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکی مفادات مقدم ہونے چاہئیں لیکن پھر عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جو بات ہے کھل کر دوسرے کو بتائی جائے اور واضح کیا جائے کہ اب ہمارا معاہدے پر قائم رہنا ممکن نہیں۔ یہ عدل ہے نہ کہ ظاہری دوستی کا نام ہو اور چھپ کے حملے بھی ہو رہے ہوں۔ نقصان پہنچانے کے منصوبے بھی کئے جا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ عہد ایک امانت ہے اور اس کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس زمانے میں خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ جنہوں نے ہماری صحیح رہنمائی کی ہے، جنہوں نے ہمیں بتایا کہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور اس کی تعلیمات نہیں بلکہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ دینی مفادات کے حصول کے لئے، دینی تعلیمات کے حصول کے لئے اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے مفادات کے حصول کے لئے عدل و انصاف سے ہٹی ہوئی حرکتیں کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر تباہی ہے۔ چنانچہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔‘‘

جلسہ سالانہ کینیڈا کے اختتامی اجلاس کا ایک منظر

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

پھر ذرا تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہوسکتی فرمایا ہے۔ یعنی اگر صحیح طرح تم سچائی پر نہیں چلو گے تو عدل حاصل نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو انصاف کرنے سے نہ روکے۔ فرمایا کہ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔

فرماتے ہیں کہ ’’آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں، دکھ دیویں اور خون ریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا۔ ان جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی قائم کیا ہے۔ اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے۔ یہ تو ٹھیک بات ہے کوئی دشمن ہو اس سے آدمی کہیں موقع ملے تو اخلاق سے پیش آجائے یا ظاہری اخلاق سے پیش آجائے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل ہے اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا ہے۔ یہ نہیں کہ تم محبت کرو بلکہ اس کا ذکر کیا ہے کہ تمہاری محبت کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔ سچائی اور انصاف کو پیچھے نہیں چھوڑے گا تو وہی سچی محبت ہے۔ چھوٹے پیمانے پر دنیا دار انسان اپنے دائرے میں عدل سے دور جا کر یہ حرکتیں کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر حکومتیں یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اپنی مخالف قوموں کو اس قدر دبایا جاتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ ویسے ملکوں سے ظاہری تعلقات بھی ہوتے ہیں۔ اگر تعلقات خراب ہو جائیں تو ان پر معاشی پابندیاں، اقتصادی پابندیاں لگا کر عوام پر اس کی وجہ سے ظلموں کی انتہا کی جاتی ہے۔ بچے بھوکے مرتے ہیں۔ کسی بھی قوم پر اگر اقتصادی پابندی لگائیں گے تو اس قوم کے بچے بھوکے مریں گے۔ اس قوم کے لوگ بیروزگار رہوں گے۔ ہسپتالوں میں علاج کی سہولتیں یا کم ہو جائیں گی یا بہت مہنگی ہو جائیں گی۔ مریض مرنے شروع ہو جائیں گے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ تھا اور یہ ہے کہ اگر کسی حکومت کو ظلم سے روکنا ہے تو حکومت کے خلاف کارروائی کی جائے جس کا پھر قرآن کریم نے حل بتایا ہے۔ اگر کوئی حکومت ظلم کر رہی ہے یا بین الاقوامی قوانین کو توڑ رہی ہے یا ہمسایوں کو تنگ کر رہی ہے، ان پہ حملے کر رہی ہے اور معاہدات کو توڑ رہی ہے تو اس کے خلاف کس طرح کارروائی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِاللّٰہِ۔ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۔اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (الحجرات:10) اور اگر مؤمنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ظلموں سے ہاتھ روکنے کا یہ طریقہ ہے نہ یہ کہ بڑی حکومتیں صرف اپنی برتری حاصل کرنے کے لئے معاشی پابندیاں لگا دیں۔ یہ طاقتور قوموں کے مظالم ہی تھے جن کی وجہ سے لیگ آف نیشن ناکام ہوئی تھی اور دوسری جنگ عظیم لڑی گئی اور یہی حرکتیں اب UNO بڑی حکومتوں کے دباؤ پر کر رہی ہے اور UNO کی ناکامی بھی شروع ہو چکی ہے اور اب خود بھی UNO کے بعض سابق عہدیدار لکھنے لگ گئے ہیں کہ بے انصافی کی وجہ سے UNO اپنے مقصد میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کے ثبوت ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ روس کی فوجیں شام میں موجود ہیں اور عالمی جنگ کے خطرے بڑھتے چلے جا رہے ہیں بلکہ دو دن ہوئے لندن کے ایک مشہور اخبار ٹائمز نے غالباً editorial میں یہ بھی لکھا تھا کہ عالمی جنگ اور ایٹمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت میں بیشک مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم کے ہاتھ کو کس طرح روکنا ہے لیکن اصولی طور پر یہ ہدایت تمام قوموں کے لئے رہنما ہے کہ صلح کرواتے وقت اپنے فوائد اور مفادات کو سامنے نہ رکھا کرو بلکہ اصل مسئلہ کا فیصلہ کرواؤ۔ شاید UN نے جب سے قائم ہوئی ہے ایک آدھ معاملہ میں اس کی مثال قائم کی ہو کہ عدل سے اور انصاف سے کام لیا ہو اور فیصلہ کیا ہو لیکن عموماً یو۔این بھی بڑی حکومت کے ہاتھوں میں کھلونا ہی بنی رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر دیرپا امن قائم کرنا ہے تو انصاف کے یہ اصول قائم کرنے ہوں گے ورنہ لکھنے والے یہ لکھنا بھی شروع ہو گئے ہیں۔ اور میں عرصے سے اس بات کی طرف توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ عالمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور اگر وہ جنگ ہوئی جس کا غالب امکان ہے کہ ایٹمی جنگ ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ پناہ دے۔ ہم اپاہج بچوں کی المناک نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں گے۔ پس مذہب اور خاص طور پر اسلام تو یہ بتا کر ہوشیار کر رہا ہے کہ ہوش میں آؤ ورنہ یہ فتنہ و فساد تمہیں تباہ کر دیں گے۔ لوگوں سے کیا سلوک ہونا چاہئے اور دنیا کو انصاف سے بڑھ کر کیا دینے اور کیسا سلوک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا میں مکمل انصاف قائم ہو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ’’آپ کے اعمال کے متعلق یہ آیت جامع قرآن شریف میں ہے‘‘ کچھ حصہ پڑھ رہا ہوں اس آیت کا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی (النحل: 91) یعنی خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو اور عدل پر قائم ہو جاؤ اور اگر اس سے زیادہ کامل بننا چاہو تو پھر احسان کرو یعنی ایسے لوگوں سے سلوک اور نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی اور اگر اس سے بھی زیادہ کامل بننا چاہو تو محض ذاتی ہمدردی سے اور محض طبعی جوش سے بغیر نیت کسی شکریہ ممنون منت کرنے کے بنی نوع سے نیکی کرو۔ یعنی بغیر اس نیت کے کہ کوئی ہمارا شکریہ ادا کرے، ہمارا شکر گزار ہو تب بھی ان سے نیکی کرو۔ فرمایا ’’جیسا کہ ماں اپنے بچے سے فقط اپنے طبعی جوش سے نیکی کرتی ہے ایسی نیکی ہونی چاہئے۔ اور فرمایا کہ خدا تمہیں اس سے منع کرتا ہے کہ کوئی زیادتی کرو یا احسان جتلاؤ‘‘ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کوئی نیکی کی ہے تو احسان نہ جتاؤ بلکہ فرمایا کہ زیادتی کرو یا احسان جتلاؤ یا سچی ہمدردی کرنے والے کے کافر نعمت بنو اور اسی آیت کی تشریح میں ایک اور مقام میں فرماتا ہے وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۔ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا (الدھر:9-10) یعنی کامل راستباز جب غریبوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں تو محض خدا کی محبت سے دیتے ہیں نہ کسی غرض سے دیتے ہیں اور وہ انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ خدمت خاص خدا کے لئے ہے۔ اس کا ہم کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شکر کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں یا کہہ سکتے ہیں کہ اگر اسلام کی ایسی ہی اعلیٰ تعلیم ہے اور امن قائم کرنے اور عدل کے قائم کرنے کے اتنے اعلیٰ معیار ہیں تو پھر اسلام میں جنگیں کیوں لڑی گئیں یا اتنا فتنہ و فساد کیوں ہو رہا ہے؟ میں تو پہلے ہی اس بارے کہہ چکا ہوں کہ آجکل کے جو حالات ہیں وہ فتنہ و فساد مسلمان ملکوں میں اس لئے ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں ہے۔ اس کا بھی جواب میں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں ’بعض لوگ‘ یعنی غیر مسلموں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے۔‘ ایسے مخالفین جو مسلمانوں کے مخالف ہیں یا اعتراض کرنا چاہتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ ’بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے جب ایسی تعلیم سنتے ہیں تو اور کچھ نہیں تو یہی اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام میں اگر ہمدردی کی تعلیم ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑائیاں کیوں کرتے وہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اور تکالیف پر تکالیف اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی صرف مدافعت کے طور پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک ان کے ہاتھ سے تکالیف اٹھاتے رہے۔‘ یعنی مخالفین اور دشمنوں کے ہاتھ سے۔ ’ان کے عزیز دوست اور یاروں کو سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ظلم کا کوئی بھی ایسا پہلو نہ رہا کہ مخالفوں نے ان کے لئے نہ برتا ہو یہاں تک کہ کئی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ان کے ہاتھ سے شہید بھی ہو گئے۔ اور ان کے ہر وقت کے ایسے شدید ظلموں سے تنگ آ کر بحکم الٰہی شہر ہی چھوڑنا پڑا۔ جب مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ جب ان کے ظلموں اور شرارتوں کی بات انتہا تک پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے مظلوم قوم کو اس مظلومانہ حالت میں مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لئے کہ شریر اپنی شرارت سے باز آ جاویں اور ان کی شرارت سے مخلوقِ خدا کو بچایا جاوے اور ایک حق پرست قوم اور دینِ حق کے لئے ایک راہ کھل جائے۔‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر اسلام میں جنگوں کی اجازت ہوئی تو کسی ظلم کے لئے نہیں۔ اگر آج کوئی مسلمان لیڈر یا لوگ اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ ظلموں کے لئے کہیں جنگ کی اجازت نہیں ہے بلکہ ظلم کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ آجکل بھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم کو ختم کرنے کے نام پر جنگیں ہوتی ہیں اور ان کو بڑا پسند کیا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ عراق میں ظلم کو ختم کرنے کے لئے جنگ کی گئی تھی۔ اب کہتے ہیں کہ جنگ تو اسی لئے کی گئی تھی لیکن ہمیں غلطی لگی تھی اور ہم سے غلط کام ہو گیا۔ پھر لیبیا میں کہتے ہیں کہ ظلم کو ختم کرنے کے لئے جنگ لڑی گئی۔ اب کہتے ہیں یہ بھی غلطی تھی۔ اب شام میں جنگ لڑی جا رہی ہے تو اب دیکھتے ہیں اس کے ختم ہونے پر کیا جواب دیتے ہیں؟ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ حکومت صحیح ہو گی یا دوسرے صحیح ہیں لیکن اس ظلم کو ختم کرنے کا جو بھی طریق کار اختیار کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن بہرحال یہ ظاہر ہو گیا کہ جو کام ظلم کے ختم کرنے کے لئے کیا گیا تھا وہ اصل ظلم سے بڑھ کر ظلم ثابت ہوا۔ اسلام نے اگر کبھی جنگ کی اجازت دی تو تمام انسانیت کے حقوق قائم کرنے کے لئے دی۔ پہلی اجازت جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کی دی وہ ان الفاظ میں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ (الحج:40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے ہیں اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

پس تیرہ سال کے ظلموں کے بعد بھی جب دشمن باز نہیں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری جگہ مدینہ کی طرف جب ہجرت کر لی تو وہاں جا کر بھی ایک بڑی فوج اپنے بڑے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب بہت ہو گیا۔ اب تم مسلمانوں کو بھی جنگ کا جواب، ظلم کا جواب جنگ سے دینے کی اجازت ہے تاکہ ظلم ختم ہو۔ تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت ہے۔ ابھی تم تھوڑے ہو اور دشمن طاقتور ہے لیکن خدا تعالیٰ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم تھوڑے ہو اور تم شاید ظاہری سامان کے حساب سے طاقت نہیں رکھتے کہ دشمن سے لڑو لیکن اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہاری مدد کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے مدد کی۔ لیکن اس اجازت کے بعد بھی کھلی چھٹی نہیں دے دی بلکہ وجہ بھی بتا دی کہ جنگ اس وقت تک ہو گی جب تک یہ وجہ قائم ہے کہ جب تک تم پر ظلم ہو رہا ہے اور پھر یہ بھی کہ جنگ کر کے صرف تم نے اپنے حقوق قائم نہیں کرنے بلکہ دوسروں کے حقوق بھی قائم کرنے ہیں، غیر مسلموں کے حقوق بھی قائم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَااللّٰہُ ۔وَلَوْ لَادَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۔اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (الحج :41) کہ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر، لڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آزادیٔ حقوق کے لئے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ آزادیٔ مذہب کو قائم کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی

گئی۔ اور وہ بھی اس صورت میں جب دشمن حملہ کرے تو اس کا جواب دو۔ عیسائیوں کی گرجوں کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا۔ اسی آیت میں یہودیوں کے معابد کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا، راہب خانوں کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا اور مساجد کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا۔ صرف یہ نہیں کہا گیا کہ مسلمان اپنی مسجدوں کی حفاظت کریں بلکہ ہر عبادت گاہ جو کسی بھی مذہب کی ہے اس کی حفاظت کریں۔ یہ نہیں کہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے ہیں اور ملکوں پر فوجیں چڑھا دو۔ پس اسلام کی یہ خوبصورتی ہے اور اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ اس طرح فرمائی ہے کہ ''چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبت میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا'۔

لوگ کیوں حملے کرتے ہیں؟ وہ سمجھتے ہیں بڑے دولت مند ہیں۔ ہم بڑی امیر قوم ہیں۔ ہم بڑی طاقت والے ہیں۔ ہمارے پاس مال بہت زیادہ ہے۔ ہم نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ ہمارے بڑے کارخانے ہیں۔ ہمارے دنیا میں کاروبار سب سے زیادہ ہیں۔ ہمارے بنک بہت بڑے بڑے ہیں جنہوں نے دنیا کی معیشت پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ہماری تعداد بہت زیادہ ہے ہمارا عزت اور مقام بہت زیادہ ہے۔ فرمایا یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ اُس وقت ایسے لوگ تھے جو کافر تھے۔ اس لئے انہوں نے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو یعنی اسلام پھیلے' بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ ہر کوشش کر رہے تھے کس طرح ان کو نقصان پہنچایا جائے اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو'۔ (یہ شرارتیں کر رہے ہیں شر پھیلا رہے ہیں فساد پیدا کر رہے ہیں ان کا مقابلہ نہ کرو۔) 'چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن

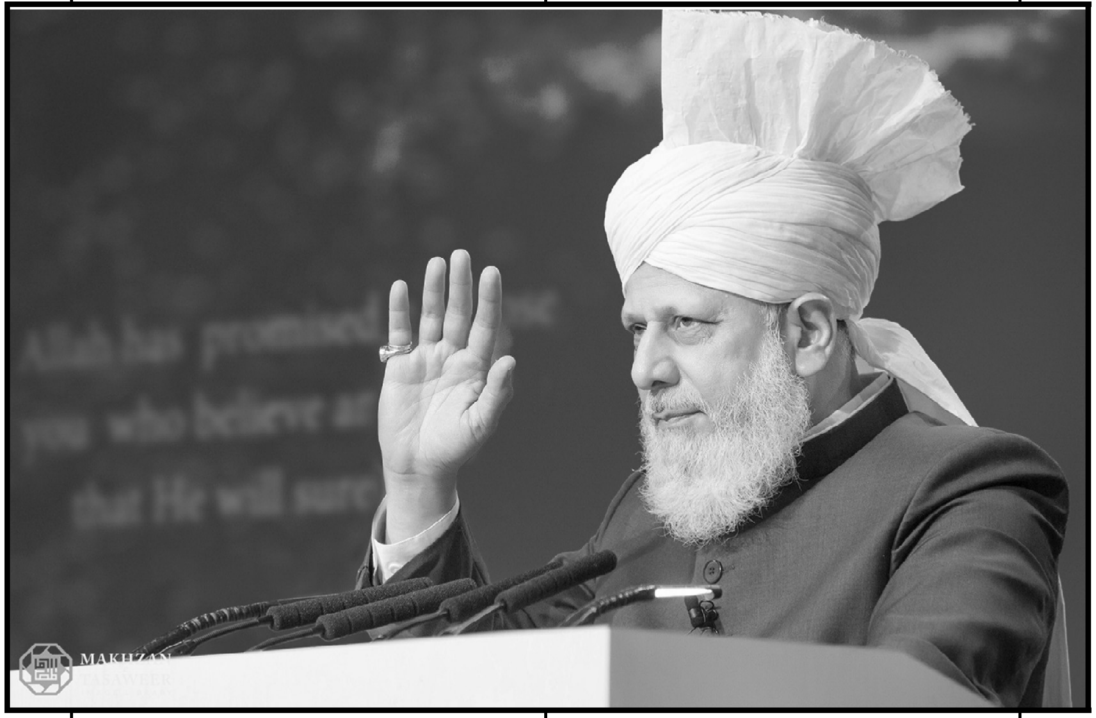

بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گذر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور میں خدائے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے یہ ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ۔ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا (اس وقت کے لئے مختص تھا ایک محدود اس زمانے کے لئے تھا جب یہ ظلم ہو رہے تھے) ہمیشہ کے لئے نہیں تھا بلکہ اس زمانہ کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے'۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج اگر مسلمان بھی جہاد کے نام پر حملے کر رہے ہیں تو خود کش حملے کر رہے ہیں۔ یہ سب ظلم ہیں۔ اسلام اس کی قطعاً کوئی اجازت نہیں دیتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یعنی 'اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا (یعنی کہ ختم کرتا) تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں'۔

اگر ظلم اس حد تک نہ پہنچتا اگر ظلم کو روکا نہ جاتا تو پھر یہی ہونا تھا کہ اس ظلم کی وجہ سے عیسائیوں کے گرجے بھی گرائے جاتے یہودیوں کے معبد بھی گرائے جاتے مسجدیں بھی گرائی جاتیں۔

فرمایا کہ 'مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔ اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ ان تمام عبادت خانوں کا میں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرض نہ کرے (ان کو نہ چھڑو) اور منع کر دے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں (گرجے گرائے نہ جائیں) اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں اور فقرا کے خلوت خانوں سے تعرض نہ کرے۔ (ان کو نہ چھیڑے) اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے ہاں البتہ اس خدا نے ہاں البتہ اس خدا نے جو اسلام کا بانی ہے یہ نہیں چاہا کہ اسلام دشمنوں کے حملوں سے فنا ہو جائے بلکہ اس نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور حفاظت خود اختیاری کے طور پر مقابلہ کرنے کا اذن دیا ہے۔ دفاعی جنگ کی اجازت ہے اور حفاظت کے لئے اجازت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسلام کی جنگوں کی اجازت کی یہ خوبصورتی ہے۔ لیکن اس اجازت میں بھی جو اصول و ضوابط اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں وہ بھی ایک سنہرا لائحہ عمل ہے۔ مذہبی آزادی کے قائم رکھنے کے لئے مزید فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (البقرة:194) اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی کرنے والے ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔ یعنی وہ زیادتی کرنے والے باز آ جائیں تو پھر زیادتی نہیں کرنی۔ یعنی مذہبی آزادی کی اجازت ہے۔ جو بھی دین کو اختیار کرنا چاہتا ہے وہ اختیار کرنے کی اس کو اجازت ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں 'یعنی عرب کے ان مشرکوں کو قتل کرو یہاں تک کہ بغاوت باقی نہ رہ جاوے اور دین یعنی حکومت اللہ تعالیٰ کی ہو جائے۔ اس سے کہاں جبر نکلتا ہے اس سے تو صرف اس قدر پایا جاتا ہے کہ اس حد تک لڑو کہ ان کا زور ٹوٹ جائے اور شرارت اور فساد اٹھ جائے اور بعض لوگ جیسے خفیہ طور پر اسلام لائے ہوئے ہیں ظاہر بھی اسلامی احکام ادا کر سکیں'۔ بعض ان ظالموں کے خوف کی وجہ سے اسلام کا اظہار نہیں کر سکتے تھے تو اس لئے ان کے ظلموں کو روکو تا کہ ان میں دینی آزادی قائم ہو جائے۔ اگر کوئی مسلمان ہونا چاہتا ہے تو ہو جائے۔ 'اگر اللہ جل شانہ کا ایمان بالجبر منشاء ہوتا تو پھر جزیہ اور صلح اور معاہدات کیوں جائز رکھے جاتے'۔ (قرآن کریم میں غیر مسلموں کے لئے جزیہ کے جو حکم ہیں، جنگوں میں صلح کے معاہدات کے لئے جو حکم ہیں ان کو کیوں رکھا جاتا؟) 'اور کیا وجہ تھی کہ یہود اور عیسائیوں کے لئے یہ اجازت دی جاتی کہ وہ جزیہ دے کر امن میں آ جائیں'۔ یعنی جو مسلمان حکومتوں کے under آتے تھے اور مسلمانوں کے زیرِ سایہ تھے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (النحل:127) اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے۔ زیادتی پر صبر اور بات چیت کے ذریعہ سے مسئلہ کا حل کرنے کا حکم ہے لیکن اگر دشمن اپنی انتہا پر پہنچ گیا ہے تو پھر اس اصول کو مدّنظر رکھو کہ سزا اصلاح کے لئے دو، ظلم کے لئے نہیں۔ سختی کا جواب سختی سے اصلاح کے لئے دو لیکن جب معاملہ ختم ہو جائے تو پھر اپنا زیرنگیں کر کے پھر sanctions لگا کر ان پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ ظلم اس کے نتیجہ میں پھر بدامنی پیدا ہو گی، frustration پیدا ہو گی، بے چینیاں پیدا ہوں گی اور پھر ایک فساد برپا ہو گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (البقرة:191) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ جب ہم اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں تو وہ اسی محبت کا اظہار ہے جو ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری محبت چاہتے ہو تو حد سے زیادہ نہ بڑھو کیونکہ زیادتی سے پھر ظلم بچے دینے شروع کر دیتا ہے۔ ایک زیادتی کے بعد دوسری زیادتی شروع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اگلا بھی مقابلہ کرتا ہے اور دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس آیت کی مختلف جگہوں پر وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 'یعنی خدا کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ لڑو جو لڑنے میں سبقت کرتے ہیں اور تم پر چڑھ چڑھ کر آتے ہیں مگر ان پر زیادتی نہ کرو اور تحقیقاً یاد رکھو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا'۔

پھر آپ نے فرمایا 'اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ تمہیں قتل کرنے کے لئے آتے ہیں ان کا دفع شر کے لئے مقابلہ تو کرو مگر کچھ زیادتی نہ کرو۔

پھر فرماتے ہیں کہ 'خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تم پر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو'۔

اب ظاہر ہے کہ اُن لوگوں کے اسلام پر حملے تلوار سے تھے۔ جو حملے آجکل اسلام پر ہیں وہ تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے ہیں۔ اس زمانے میں جہاد کی باتیں کرتے ہیں تو اسلام کو ختم کرنے کیلئے اسلام پر تلوار سے حملہ نہیں ہو رہا۔ بلکہ دوسرے ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لٹریچر ہے، دوسرے ذریعہ ہیں، میڈیا ہے۔ لہٰذا ضرور ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جائے یا جو طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں اس طریقے سے دیا جائے۔ اگر تلوار سے دیا جاوے گا تو یہ اعتداء ہو گا۔ یہ ناجائز ہو گا۔ یہ زیادتی ہو گی جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ اسلام کے احکامات کی خوبصورتی ہے۔ یہ بہت ساری باتوں میں سے چند باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام کی عدل اور انصاف اور دنیا میں امن قائم کرنے اور قائم رکھنے اور جنگوں کی اجازت اور ان کو روکنے کے مقصد اور جنگوں کے اصول وضوابط کی جو تفاصیل ہمیں قرآن کریم نے بتائی ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل سے ثابت ہوتی ہیں۔ جب دشمن شرارتیں کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فوج جو دشمن کی سرکوبی کے لئے بھیجتے تھے تو اسے یہ ہدایت فرمادیتے تھے کہ راہبوں کو، عورتوں کو، بچوں کو اور پادریوں کو اور ہر اس شخص کو کچھ نہیں کہنا جو تمہارے ساتھ براہ راست جنگ نہیں کر رہا۔ کوئی درخت نہیں کاٹنا۔ قیدیوں سے نرمی کا سلوک کرنا ہے اور یہی عمل خلفائے راشدین سے ثابت ہے۔ لیکن آج کل جب بمبارمنٹ ہوتی ہے تو بلا امتیاز ہسپتالوں میں مریضوں کو بھی مارا جا رہا ہوتا ہے، عمارتوں کے نیچے بچوں کو مارا جا رہا ہوتا ہے۔ کوئی کسی طرف سے ظلم ہو رہا ہے کوئی کسی طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اب جو گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ ہے ان کھنڈرات میں سے بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے دو دو تین تین مہینے کے بچے نکل رہے ہوتے ہیں۔ یہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے لیکن اسلام اس بات سے منع کرتا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جسے ہمیں آجکل دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں صحافی نے مجھے سوال کیا تھا کہ کس طرح کینیڈین قوم کو پتا چلے کہ اسلام شدت پسند مذہب نہیں ہے اور کس طرح پتا چلے کہ آج دنیا کی اس بھیانک صورتحال کا حل اسلام میں ہے تو یہ کام یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کا ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ اسلام تو محبت، پیار اور بھائی چارہ سکھاتا ہے اور اگر اسلام کے نام پر کوئی ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کی تعلیم کے خلاف چل کر ہو رہا ہے۔ آج اگر دنیا کے بچاؤ کے لئے کوئی حل ہے تو اسلام کے پاس ہے۔ نہ ہی اسلام سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے، نہ ہی اس خیال کو دل میں جگہ دینے کی ضرورت ہے کہ مذہب فتنہ وفساد کی وجہ ہے یا دنیا کا امن و سکون مذہب کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے۔ کسی مذہب نے فساد کی اجازت نہیں دی۔ آج اگر دنیا امن چاہتی ہے، اپنی بقاء چاہتی ہے اپنے بچوں کو اپاہج ہونے سے بچانا چاہتی ہے اور معذور پیدا ہونے سے بچانا چاہتی ہے تو اسلام احمدیت ہی اس کا حل ہے اور اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق جوڑنے میں ہی دنیا کی بقاء ہے۔ ہم نے ان کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ تم خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو تو تمہاری بقا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو بہت کوشش کی ضرورت ہے۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ لیکن کوششیں بھی اس وقت کامیاب ہوتی ہیں، دعائیں بھی اس وقت قبول ہوتی ہیں جب ہمارے عمل بھی اس کے مطابق ہوں۔ پس ہر احمدی کو اپنے گھروں میں بھی انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے کام کی جگہوں پر بھی انصاف اور عدل قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے محلے اور شہر میں بھی اعلیٰ معیار انصاف اور عدل کے قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا دیکھے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو دنیا کے حقیقی نجات دہندہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروکار ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو پتا لگے کہ یہی ہمارے حقیقی خیر خواہ ہیں اور دنیا کے امن کا مستقبل اب انہی لوگوں سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو توفیق دے۔

....

حضورانور کا خطاب ایک بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حاضری بھی سن لیں۔ امیر صاحب نے اس وقت جو فگر (figure) دیا ہے وہ پچیس ہزار نوسو ساٹھ (25960) ہے۔ تیرہ ہزار دوسو اکاون (13251) مرد، بارہ ہزار سات سونو (12709) عورتیں اور اس وقت یہاں بتیس (32) ممالک کی نمائندگی ہو رہی ہے اور بیرون کینیڈا سے آئے ہوئے مہمانوں کی تعداد (4319) چار ہزار تین سوانیس ہے۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ مبارک کرے اور آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سنا اور دیکھا اور سیکھا اس کو اللہ تعالیٰ آپ کے دل اور دماغ میں قائم بھی رکھے اور عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خیریت سے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں واپس بھی لے کر جائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعدازاں مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اور اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ افریقن لوگوں نے اپنے مخصوص انداز میں '' لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ '' کا ورد کیا اور ان کے ساتھ سارے ہال نے بیک زبان ہو کر کلمہ طیبہ کو دہرایا۔

بعدازاں خدام الاحمدیہ کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد عرب احباب نے دعائیہ نظم پیش کی اور خلیفہ وقت سے اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد بنگالی احباب نے بنگلہ زبان میں ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے گروپ نے نظم پیش کی۔ آخر پر طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اِنّی مَعَک یا مسرور کے الفاظ پر مشتمل ترانہ پیش کیا۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

....

مہمانوں کے ساتھ ظہرانہ میں شرکت

آج جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شامل حکومتی سرکردہ حکام اور دیگر مہمانوں کے لئے ظہرانہ (Lunch) کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں شامل ہونے والے مہمانوں میں نودیپ بینز صاحب منسٹر سائنس و اقتصادیات، ڈیرل بریڈلی میئر بیلیز، سَر اینڈرو لیزلی وفاقی حکومت کے whip، جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو، محمد فیاض ممبر قانون ساز اسمبلی صوبہ سسکاچوان، جگمیت سنگھ ڈپٹی لیڈر NDP پارٹی، جوڑی شگرو ممبر آف پارلیمنٹ بلیک کریک، راب کیفر میئر بریڈفورڈ، سونیا سدھو ممبر آف پارلیمنٹ بریمٹن ساؤتھ، سورایا ممبر آف پارلیمنٹ، مارکھم شیرن ویبسٹر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن منسٹر جمیکا (Jamaica) اور اس کے علاوہ بعض اداروں کے ڈائریکٹرز، پرنسپلز، وکلاء، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریب ظہرانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 459 تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب ظہرانہ میں شرکت فرمائی اور جملہ مہمانوں نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔

بعدازاں بہت سے مہمانوں نے فرداً فرداً حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضورانور نے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے درخواست کر کے حضورانور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

انٹرنیشنل سینٹر کے ایونٹ مینجر نے جماعت کینیڈا کے پچاس سال مکمل ہونے پر ایک کیک تیار کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر جماعت کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے بارہ میں لکھا گیا تھا۔

انتظامیہ کی درخواست پر حضورانور نے ازراہ شفقت اس کیک کے مختلف حصّے کئے۔

بعدازاں ساڑھے تین بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے پولیس کے Escort میں روانہ ہو کر چار بجے پیس ویلج تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

....

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے علاوہ 31 مرد حضرات اور 11 خواتین نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 204 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی مقامی جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور امریکہ سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔

اعلانات نکاح

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے 14 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آخر پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

..........(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں

..........از صفحہ نمبر 17

فٹ بال، رسہ کشی، گولہ پھینکنا، کرکٹ، Volleyball وغیرہ مقابلہ جات میں شامل تھے۔

اجتماع کا دوسرا دن 24 جولائی

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز فجر اور درس سے ہوا۔ صبح آٹھ بجے فٹبال اور کرکٹ کے فائنل مقابلہ جات شروع ہوئے جو دوپہر تک جاری رہے۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز مکرم عطاء الغالب صاحب صدر جماعت فن لینڈ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد مقابلہ جات میں کامیابی حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

بعدازاں مکرم عطاء الغالب صاحب صدر جماعت فن لینڈ نے تقریر کی اور خدام کو خلافت کے ساتھ مضبوطی سے تعلق قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

آخر پر دعا کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجتماع کی کُل حاضری 56 رہی۔ الحمدللہ۔

☆......☆......☆

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

قصص قرآنی کے بار بار بیان کرنے میں حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگ حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن بار بار قصص کیوں بیان کرتا ہے؟ مگر مجھے ان کے اس اعتراض پر تعجب آتا ہے۔ دنیا میں کوئی مُصقلہ ایسا نہیں ہے جو ایک ہی بار صیقل کر دے۔ جسمانی غذا بھی ایک بار کھا کر مستغنی نہیں کر دیتی۔ جب یہ نظارہ اپنے جسم میں دیکھتے ہیں پھر روح کے لئے ایسا قانون پا کر ہم کو تعجب کیوں ہو؟ قصص قرآنی میں بہت سے اسرار ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کی تمام صفات کے جامع تھے۔ گویا قصص قرآنی آپ کے ہی آنے والے واقعات کا ایک رنگ میں ذکر ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تمام نبیوں کے ملک فتح کئے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔'' (ارشادات نور جلد اوّل صفحہ 71)

....

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

گوائٹے مالا

''ناصر ہسپتال'' کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 جون 2016ء کو گوائٹے مالا میں ''ناصر ہسپتال'' کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس بابرکت تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندۂ خصوصی کے طور پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا کو بھجوایا۔

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت گوئٹے مالا کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق تقریبِ سنگ بنیاد کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ داؤد صاحب نے تلاوت کی اور مکرم ابراہیم Chechev صاحب کو ترجمہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں مکرم عبدالستار خان صاحب کے احباب و خواتین کی شمولیت پر اُن کا شکریہ ادا کیا اور اُن کو اس تقریب میں خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم کیپٹن ماجد خان صاحب نے ہسپتال سے متعلق ضروری کوائف بیان کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو ہسپتال کے تعمیراتی امور کی نگرانی سونپی ہے۔ مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ اور وائس چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ USA نے حاضرین کو ہیومینٹی فرسٹ کی عالمی خدمات سے مختصراً آگاہ کیا اور مکرم David Gonzalez صاحب ڈائریکٹر ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا نے ہیومینٹی فرسٹ کی مُلک گیر خدمت انسانیت کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ گوئٹے مالا میں ہیومینٹی فرسٹ کا قیام 2010ء میں کیا گیا تھا اور اب تک 45000 سے زائد لوگوں کو مُفت طبّی علاج معالجہ کی سہولت اور تعلیمی سہولیات مہیا کر چکی ہے۔ 173 کنویں بنوا کر ہزاروں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مِل رہا ہے۔ اسی طرح ''مسرور احمد'' سکول سے بیسیوں نادار خاندانوں کے بچے بہترین تعلیمی سہولیات سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح کمپیوٹر لیب سے سینکڑوں مستحق طلباء فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس کے بعد امریکہ کے احمدی ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن کے صدر مکرم ڈاکٹر لطف الرحمٰن صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں بتایا کہ احمدی ڈاکٹر صاحبان خدمت انسانیت کے لئے اپنے وقت اور مال کو رضائے الٰہی کی خاطر قربان کر رہے ہیں اور بغیر کسی تفریق رنگ و نسل کے طبی سہولیات مستحقین کو مہیا کر رہے ہیں۔

اس کے بعد گوائٹے مالا کے وائس منسٹر آف ہیلتھ ZeaMr. Rodolfo نے ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہتے ہوئے ناصر ہسپتال کے منصوبے کو اس علاقے کے لوگوں کے لئے ایک عظیم نعمت قرار دیا۔ اسی طرح گورنر سٹیٹ Sacatepequz، ایک ممبر آف پارلیمنٹ، ڈائریکٹر ہیلتھ اور تین میئرز کو بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ ان سب نے ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہا اور اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد نمائندہ خصوصی مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے جامع اور پُر اثر خطاب فرمایا۔ آپ نے خدمت انسانیت کے حوالہ سے قرآن کریم کی تعلیمات اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ کیا اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد سنگ بنیاد کی اینٹیں رکھی گئیں۔ سب سے پہلے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے پہلی اینٹ رکھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کر کے لندن سے بھجوائی تھی۔ بعد ازاں وائس منسٹر آف ہیلتھ، گورنر، ممبر آف پارلیمنٹ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے بعد مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت گوائٹے مالا، محترم منعم نعیم صاحب نائب امیر USA، مکرم ڈاکٹر لطف الرحمٰن صاحب، مکرم ملک بشیر صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ امریکہ، مکرم ڈاکٹر آغا شاہد صاحب اور مکرم ڈاکٹر ہارون خان صاحب نے باری باری ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

آخر پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں تمام حاضرین کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

مہمانوں کے تأثرات

☆...... میئر Mrs. Blanca Alfaro نے کہا کہ میرے علاقہ Masagna میں ہیومینٹی فرسٹ نے متعدد میڈیکل کیمپس لگا کر غریب عوام کی خدمت کر کے ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنے کا سبق سکھایا ہے کہ کس طرح ہیومنٹی فرسٹ کے ڈاکٹرز اور کارکنان بے لوث جذبہ سے خدمت انسانیت کرتے ہیں۔ میں ہیومینٹی فرسٹ کی پُر خلوص خدمات کو سلام پیش کرتی ہوں۔

☆......Mr. Cergio Celis ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات بہت ہی قابل قدر ہیں۔ جو بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب خدمت انسانیت کر رہی ہے۔ اور میں اس پر فخر کرتا ہوں کہ 2013ء میں جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر مجھے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے شرف ملاقات حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر آپ نے گوائٹے مالا میں ہسپتال بنانے کا وعدہ فرمایا تھا جس کی عملی صورت آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم اس پر امام جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کے شکر گزار ہیں۔ اور ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

ناصر ہسپتال کے مختصر کوائف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں بیت الاوّل سے ملحق بیت الشافی کلینک کا آغاز 1990ء میں کیا گیا تھا۔ اور 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بنفس نفیس تشریف لا کر اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس کلینک کے پہلے انچارج مکرم ڈاکٹر جمال الدین ضیاء صاحب تھے۔ کلینک کے ذریعہ سالہا سال انسانیت کی خدمت ہوتی رہی لیکن بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ کلینک بند کر دیا گیا۔

اب خلافت خامسہ کے مبارک دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں مسجد بیت الاوّل سے 16 کلومیٹر کے فاصلہ پر برلب سڑک جو شاہراہ گوئٹے مالا اور میکسیکو کو ملاتی ہے اکتوبر 2015ء میں 8788 مربع میٹر کا رقبہ برائے ہسپتال خریدا گیا جس کی لاگت 276698 امریکن ڈالرز ہے۔ ہسپتال کی تعمیر وغیرہ پر کُل خرچ اندازاً تین ملین ڈالرز ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ 2017ء کے اواخر تک اس کی تکمیل متوقع ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ امریکہ تمام اخراجات خود برداشت کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کو روز افزوں ترقیات سے نوازے اور تمام کارکنان اور رضا کاران کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

گوائٹے مالا ''ناصر ہسپتال'' کے سنگ بنیاد کے موقع کی ایک تصویر

فِن لینڈ

مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ کے دوسرے نیشنل اجتماع کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ کو 23 تا 24 جولائی 2016ء اپنے دوسرے نیشنل اجتماع کے انعقاد کی توفیق ملی۔

مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ کے سالانہ اجتماع میں شرکاء کی ایک تصویر

اس سال اجتماع کا مرکزی عنوان (theme) ''خلافت سے زندہ تعلق'' رکھا گیا اور اسی موضوع سے متعلق علمی مقابلہ جات تشکیل دیئے گئے۔ دوران سال ایک Quiz مقابلہ بعنوان خطبات امام منعقد کیا گیا جس کا final اجتماع کے موقع پر ہوا۔

امسال حاضری کو بڑھانے کے لئے Motivational Posters بنائے گئے اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے خدام کو بھجوائے جاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناظم صاحب رجسٹریشن نے خدام سے رابطہ کیا اور انہیں خلفائے کرام کے زرّیں اقوال کے حوالہ سے اجتماع میں شامل ہونے کی تلقین کرتے رہے۔

مکرم بشارت الرحمٰن صاحب صدر خدام الاحمدیہ فن لینڈ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق وقار عمل کے ذریعہ سے اجتماع سے ایک دن قبل 22 جولائی کو اجتماع گاہ، کھیلوں کے ہال اور رہائشگاہ کو تیار کیا گیا اور لنگر خانہ کا آغاز ہوا۔

اجتماع کا پہلا دن 23 جولائی 2016ء

اجتماع کے پہلے دن کا آغاز نماز فجر اور درس کے ساتھ ہوا۔ صبح آٹھ بجے پرچم کشائی کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز صدر خدام الاحمدیہ فن لینڈ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم مصوّر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فن لینڈ نے تقریر کی۔

افتتاحی اجلاس کے بعد خدام اور اطفال کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ امسال مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تقاریر، اذان اور حفظ قرآن شامل تھے۔ اس سال پہلی مرتبہ Finnish زبان میں تقریری مقابلہ رکھا گیا جس میں خدام نے بہت دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ اس کے ساتھ مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

طعام اور نمازوں کے وقفہ کے بعد اجتماع کا دُوسرا اجلاس شروع ہُوا جس میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی تقریر میں یورپین معاشرے کی عام بُرائیوں کا تذکرہ کیا اور خدام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان برائیوں سے بچنے کی ہدایات دیں۔ آپ نے بتایا کہ ہماری ترقی اور بہتری صرف خلافت کے ساتھ زندہ تعلق قائم رکھنے میں وابستہ ہے۔

اس اجلاس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ خدام کو چار ٹیموں محمود، ناصر، طاہر اور مسرور میں تقسیم کیا گیا اور انہیں ٹیموں کے مابین مقابلہ جات ہوئے۔ امسال

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ مارچ 2011ء میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پاکیزہ سیرت سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ چند روایات (مرتبّہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب) شامل اشاعت ہیں۔ قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل (19؍مارچ 2004ء، 2؍جولائی 2004ء، 4 اور 11؍فروری 2005ء، 4؍نومبر 2005ء اور 30؍اگست 2013ء کے کالم ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں اسی حوالہ سے مضامین شامل اشاعت کئے جاچکے ہیں۔

❁...... حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب بوجہ بیماری مسجد تشریف نہ لے جاسکتے تھے تو اکثر مغرب اور عشاء کی نماز گھر میں باجماعت ادا فرماتے تھے اور عشاء کی نماز میں قریباً بلاناغہ سورۃ یوسف کی آیت 84 تلاوت اس قدر دردناک لہجہ میں فرماتے کہ دل بیتاب ہوجاتا تھا۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا طریق تھا کہ روٹی کھاتے وقت ایک چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیتے اور اُس وقت تک کہ دانت اس کو چبا سکیں اچھی طرح چباتے رہتے۔ اس دوران روٹی کا ایک اور ٹکڑا لے کر اپنے ہاتھ میں ملتے چلے جاتے اور ساتھ ہی سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتے جاتے۔ آپ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے۔ یہ نہیں کہ بھوکے رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغناء پیدا ہوتے ہوتے یہ عادت ہوگئی تھی۔ آپ ایک چمچہ چائے کا سالن لے لیتے تھے اور روٹی کھا لیتے تھے۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام عصر کے وقت سیر کو تو چلے جاتے تھے مگر مسجد میں نہ آسکتے تھے۔ وجہ یہ کہ دل کی کمزوری کی وجہ سے دل کا دورہ ہوجاتا تھا۔ اس بیماری والا آدمی چل پھر تو سکتا ہے مگر مجمع میں بیٹھ نہیں سکتا۔

❁...... باوجود کہ آپؑ دنیا سے متنفّر تھے مگر سست ہرگز نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کا دلدادہ ہونے کے باوجود مشقّت سے نہ گھبراتے تھے۔ اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کبھی کسی سفر پر جانا پڑتا تھا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کردیتے اور آپ پیادہ ہی سفر کرتے تھے۔ سترّ سال سے زیادہ عمر تھی تو بھی پانچ سات میل روزانہ ہواخوری کے لئے جاتے تھے۔

باوجود بیماری کے دن رات محنت میں لگے رہتے تھے اور ایک اشتہار دیتے تو اس کا اثر دُور نہیں ہوتا تھا اور مخالفت کا جوش ابھی کم نہ ہوتا تھا کہ دوسرا دے دیتے۔ بعض لوگ کہتے کہ ایسے موقع پر اشتہار دینا طبائع پر بُرا اثر ڈالے گا مگر آپ فرمایا کرتے کہ لوہا گرم ہی کُوٹا جاسکتا ہے۔ اگر ہم یہ ذریعہ اختیار کرلیں تو کامیاب ہوسکتے ہیں۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے مجھے ایک کہانی سنائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل اور بھروسہ کرنا اور سچّا تقویٰ انسان کو اس قابل بنادیتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طور سے اُس کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے کہ کسی خبر بھی نہیں ہوتی۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کی دعوت کی اور اپنی طاقت کے مطابق اس کی تواضع میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ جب مہمان جانے لگا تو اُس سے معذرت کی اور کچھ مجبوریاں بتلائیں کہ اس لئے آپ کی پوری طرح خدمت نہیں کرسکا۔ یہ سن کر مہمان کہنے لگا کہ تمہارا منشاء ہے کہ مَیں تمہاری تعریف کروں اور تمہارا احسان مانوں لیکن تم مجھ سے یہ اُمید نہ رکھو بلکہ تمہیں میرا احسان ماننا چاہئے کیونکہ جب تم میرے لئے کھانا لینے اندر گئے تھے تو مَیں تمہارے کمرہ کے سامان کو دیاسلائی دکھا کر سب کچھ جلاسکتا تھا لیکن مَیں نے ایسا نہیں کیا۔ ...... دیکھو ایک تو انسان ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجائے محسن کا احسان پہچانے اور اس کا شکریہ ادا کرے، یہ سمجھتا ہے کہ مَیں احسان کررہا ہوں۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام یہ قصّہ سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص نے سفر پر جانے سے پہلے اپنا کچھ روپیہ قاضی کے پاس امانتاً رکھوایا۔ جب عرصہ بعد وہ واپس آیا تو قاضی کی نیت بدل گئی کیونکہ کوئی تحریر وغیرہ نہیں لی تھی اور کوئی گواہ بھی نہیں تھا۔ آخر اُس شخص نے بادشاہ کے پاس شکایت کی۔ بادشاہ کہنے لگا کہ عدالت میں تو مَیں تمہارے خلاف فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ تحریر اور گواہ کوئی نہیں۔ ہاں ایک ترکیب ہے کہ فلاں دن ہمارا جلوس نکلے گا۔ تم کہیں بھی قاضی کے پاس کھڑے ہوجانا۔ مَیں تم سے بےتکلّفی سے بات چیت کروں گا اور پوچھوں گا کہ اتنے دن کیوں نہیں آئے۔ تم کہہ دینا کہ کچھ پریشان تھا اس لئے حاضر نہیں ہوسکا۔ مَیں کہوں گا کہ اب جلدی جلدی ملنے آیا کرو وغیرہ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بادشاہ نے اُس شخص سے کچھ باتیں کیں۔ جب قاضی نے بادشاہ کو اُس شخص سے اس طرح بےتکلّفی سے باتیں کرتے دیکھا تو بادشاہ کے آگے جاتے ہی وہ اُس شخص کے پاس پہنچا اور بولا کہ مَیں اب بوڑھا ہوگیا ہوں۔ تم اُس دن آئے تھے ذرا کچھ اَور بتاؤ۔ اُس شخص نے پرانی نشانیاں ہی بیان کیں تو قاضی نے وہ تھیلی لاکر دے دی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی مخالفت سے کیا ڈرنا۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنی چاہئے۔ ترقی کی یہی راہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دے دے اور جس طرف وہ لے جانا چاہے، چلتا جائے۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک نائی کو زخموں کو اچھا کرنے کا ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا نسخہ معلوم تھا مگر وہ اتنا بخیل تھا کہ اپنے بیٹے کو بھی وہ نسخہ نہ بتایا۔ بیٹے نے بہتیری منّتیں کیں مگر وہ یہ جواب دیتا کہ مرتے وقت بتاؤں گا۔ جب وہ مرنے سے پہلے بیمار ہوا اور حالت نازک ہوتی چلی گئی لیکن پھر بھی وہ نسخہ بیٹے کو بتانے پر آمادہ نہ ہوا اور یہی کہتا ہوا مرگیا کہ ابھی مَیں اچھا ہوجاؤں گا۔ ...... یہ چیز اسلام جائز قرار نہیں دیتا۔ اسلام کہتا ہے کہ تم علم کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھو بلکہ اسے پھیلاؤ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض علم اور بعض پیشے ایسے ہیں جن میں ایک حد تک اخفاء جائز ہوتا ہے مگر ہمیشہ کے لئے اخفاء جائز نہیں ہوتا۔

❁......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بار منشی اروڑے خان صاحبؓ سے وعدہ کیا کہ آپؑ کبھی اُن کے پاس کپورتھلہ تشریف لائیں گے۔ ایک بار آپؑ کسی کام سے لدھیانہ تشریف لے گئے تو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے بغیر اطلاع دیئے کپورتھلہ روانہ ہوگئے۔ منشی صاحب ایک دوکان پر بیٹھے باتیں کررہے تھے کہ سلسلہ کے ایک شدید دشمن نے (جو اُن کے ساتھ تمسخر کیا کرتا تھا) اُن سے کہا کہ تمہارے مرزا صاحب اڈّہ پر آئے ہیں۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ مجھے اُس کے پرانے تمسخر کی وجہ سے خیال گزرا کہ یہ مذاق کررہا ہے۔ اگر حضورؑ تشریف لاتے تو مجھے اطلاع نہ دیتے!۔ چنانچہ مَیں نے اُس کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہیں اس نے سچی بات نہ کہی ہو چنانچہ مَیں ننگے سر اور ننگے پاؤں وہاں سے اڈّہ کی طرف بھاگا۔ مگر تھوڑی دُور جاکر مجھے پھر خیال آیا کہ اس نے مذاق ہی نہ کیا ہو چنانچہ ٹھہر گیا اور اُسے بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ اُس نے کہا سچ کہتا ہوں آپ کے مرزا صاحب اڈّے پر پہنچ چکے ہیں...... چند ایک بار اسی طرح ہوا کہ کبھی مَیں اڈّہ کی طرف بھاگتا اور کبھی رُک کر اُس کو بُرا بھلا کہنے لگتا۔ مگر پھر راستہ میں ہی دیکھا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام تشریف لارہے ہیں اور مَیں خدا کا شکر بجالایا۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ طبّ کے تمام اصول قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے مجھے اس طرح قرآن مجید پر غور کرنے کا موقع ہی نہ ملا ہو اور ممکن ہے میرا عرفان ابھی تک اس حد تک نہ پہنچا ہو مگر بہرحال اپنا عرفان اور اپنے بڑوں کا تجربہ ملاکر مَیں کہہ سکتا ہوں کہ قرآن مجید سے باہر ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے پاس ایک مولوی آیا اور کہنے لگا کہ مَیں آپ کا کوئی نشان دیکھنے آیا ہوں۔ آپؑ ہنس پڑے اور فرمایا: میاں! تم میری کتاب ’’حقیقۃالوحی‘‘ دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ خداتعالیٰ نے میری تائید میں کس قدر نشان دکھائے ہیں۔ تم نے ان سے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ اَور نشان دیکھنے آئے ہو۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے گھر ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔ جب قادیان میں مسجد اقصیٰ کے پاس ایک اونچا مکان ہندوؤں کا بننے لگا تو بعض دوستوں کو بہت بُرا محسوس ہوا اور انہوں نے کہا کہ ایسا مکان مسجد کے ساتھ نہیں بننا چاہئے جو اِس کی ترقی میں روک ہو۔ اس پر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ مسجد خدا کے فضل سے ترقی کرے گی اور یہ مکان بھی مسجد کے ساتھ شامل ہوجائے گا۔ اس مکان کا ایک حصہ خرید لیا گیا تھا اور باقی حصہ بھی اسی ماہ میں خرید لیا گیا ہے۔ اب یہ مکان یا تو مسجد کے ساتھ شامل کرلیا جائے گا یا سلسلہ کے اَور کاموں کیلئے استعمال ہوگا۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 24؍اپریل 1931ء)

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جب اپنے وصال سے قبل لاہور گئے ہیں تو ایک دن مجھے فرمایا: محمود! دیکھو یہ دھوپ کیسی زردسی معلوم ہوتی ہے۔

چونکہ مجھے ویسی ہی معلوم ہوتی تھی جیسی کہ ہر روز دیکھتا تھا اس لئے مَیں نے کہا نہیں اُسی طرح کی ہے جس طرح ہر روز ہؤا کرتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں یہاں کی دھوپ کچھ زرد اور مدھم سی ہے، قادیان کی دھوپ بہت صاف اور عمدہ ہوتی ہے۔

چونکہ آپؑ نے قادیان میں ہی دفن ہونا تھا اس لئے آپ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جس سے قادیان سے آپؑ کی محبت اور الفت کا پتہ لگتا ہے۔

❁...... پشاور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک روز حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مسجد میں بیٹھے تھے اور دروازہ کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادے کپڑوں والا آگیا اور جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ کوئی جوتی چور ہے۔ چنانچہ مَیں نے جوتیوں کی نگرانی شروع کردی۔ کچھ عرصہ بعد جب حضورؑ فوت ہوگئے اور مَیں نے سُنا کہ کوئی شخص خلیفہ بن گیا ہے اس پر مَیں بیعت کرنے کے لئے آیا۔ دیکھا تو یہ وہی شخص تھا جس کو مَیں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا۔

❁......حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے زمانہ کے آخری جلسہ سالانہ (منعقدہ 1907ء) میں سات سو آدمی آئے تھے۔ اُس وقت جب آپؑ سیر کے لئے نکلے تو ہجوم ساتھ تھا۔ کئی بار حضورؑ کی جوتی کسی کی ٹھوکر سے اُتر گئی اور کسی نے پہنائی۔ ایسے میں ایک عاشق زمیندار اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ جاکر حضورؑ سے مصافحہ کرلے۔

اُس کا ساتھی کہنے لگا کہ یہ مصافحہ کرنے کا کونسا موقع ہے یہاں تو کوئی قریب بھی نہیں آنے دیتا۔

اس پر پہلے نے کہا کہ تجھے یہ موقع پھر کب نصیب ہوگا۔ بے شک تیرے جسم کے ٹکڑے ہوجائیں، پھر بھی لوگوں کے درمیان سے گزر جا اور مصافحہ کرآ۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ دسمبر 2010ء میں مکرم مرزا محمد افضل صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

وہ ایک شخص جو تازہ ہواؤں جیسا تھا
مہک رہا تھا معطّر فضاؤں جیسا تھا
ہزاروں درد سے بےچین غم زدوں کے لئے
حصار امن ، محبت سراؤں جیسا تھا
اسی کے اشک سے روشن سبھی چراغ ہوئے
وہ خود غریب تھا لیکن عطاؤں جیسا تھا
وہ اپنی ذات میں اِک بےکراں سمندر تھا
خلوص و مہر و محبت میں ماؤں جیسا تھا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10 دسمبر 2011ء میں مکرم مرزا محمد افضل صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اُٹھی تھی اک صدا جو کبھی قادیان سے
اُتری تھی کائنات میں وہ آسمان سے
سانسوں میں جس نے پھونک دی ہے زندگی نئی
مجھ کو عزیز تر وہی سارے جہان سے
بجھتے دیئے کو کر دی نئی روشنی عطا
سچائی بولنے لگی تیری زبان سے
نقشِ قدم پہ تیرے چلے جا رہے ہیں ہم
خائف نہیں ہیں ہم بھی کسی امتحان سے
کوئی عذاب جاں نہ فریب نظر کوئی
بڑھتے رہیں گے یونہی بڑے اطمینان سے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 18, 2016 – November 24, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 18, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
01:05	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61.
01:30	Huzoor's Reception At Mahmood Mosque: Recorded on May 14, 2016.
02:25	Spanish Service
02:55	Pushto Service
03:10	Open Forum
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 160-168 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 63, recorded on June 22, 1995.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 244.
06:00	Tilawat: Surah Al An'aam, verses 158-166 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 66.
07:05	Huzoor's Tour Indian Meeting With Lajna Kerala: Recorded on November 26, 2008.
07:50	Tasheez-ul-Azhan
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on November 12, 2016.
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat: Surah Ibraheem, verses 9-13 and 14-23.
11:45	Seerat-un-Nabi
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondane: Recorded on June 02, 2013.
15:45	In His Own Words
16:20	Friday Sermon [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Huzoor's Tour Indian Meeting With Lajna Kerala [R]
19:45	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday November 19, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Huzoor's Tour Indian Meeting With Lajna Kerala
02:10	Friday Sermon
03:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
04:15	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 259.
06:00	Tilawat: Surah Al A'raaf, verses 1-3 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 07.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. August 01, 2010.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 39.
09:00	Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on October 25, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Rec. November 18, 2016.
12:15	Tilawat
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	World News
20:25	Jalsa Salana UK Address [R]
21:25	Rah-e-Huda [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday November 20, 2016

00:15	World News
00:35	Tilawat
00:45	In His Own Words
01:15	Al-Tarteel
01:45	Jalsa Salana UK Address
02:45	Story Time
03:05	Friday Sermon
04:15	Maidane Amal Ki Kahani
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 260.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 14-26 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:25	Yassarnal Quran: Lesson no. 66.
06:55	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Germany: Recorded on May 30, 2015.
08:15	Faith Matters: Programme no. 187.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on June 18, 1996.
09:50	Indonesian service
10:55	Friday Sermon: Recorded on June 05, 2015.
12:00	Tilawat
12:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:25	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 18, 2016.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on June 02, 2013.
15:15	Kids Time: Programme no. 40.
16:00	Live Press Point
17:20	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Quranic Archeology
19:30	Live Beacon Of Truth
20:35	Press Point [R]
21:40	Tasheez-ul-Azhan
22:00	Friday Sermon [R]
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday November 21, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Yassarnal Quran
01:30	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Germany
02:45	Tasheez-ul-Azhan
03:20	Friday Sermon
04:30	In His Own Words
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 261.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 27-34 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 07.
07:00	Huzoor's Tour Of India And Reception In Calicut: Recorded on November 27, 2008.
07:45	Pandit Lekh Ram
08:15	International Jama'at News
08:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:05	French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 08, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on June 17, 2016.
11:10	Qur'an And Science
12:00	Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 1-26.
12:10	Dars-e-Hadith [R]
12:20	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. December 31, 2010.
14:00	Bengali Service
15:15	Qur'an And Science [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on November 19, 2016.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of India And Reception In Calicut [R]
19:05	In His Own Words
19:35	Somali Service
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Qur'an And Science [R]
23:35	Aao Urdu Sekhain [R]

Tuesday November 22, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	Huzoor's Tour Of India And Reception In Calicut
02:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
02:20	Kids Time
03:05	Friday Sermon
04:05	Aao Urdu Sekhain
04:30	In His Own Words
05:05	Liqa Maal Arab: Session no. 262.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 35-41 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 67.
07:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Class: Rec. May 30, 2015.
08:25	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:45	Noor-e-Mustafwi
09:05	Question & Answer Session: Recorded on May 12, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on November 18, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 27-61.
12:15	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:45	Yassarnal Quran [R]
13:10	Faith Matters: Programme no. 187.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Spanish Service
15:40	Braheen-e-Ahmadiyya
16:20	Noor-e-Mustafwi
16:50	Philosophy Of The Teachings Of Islam
17:20	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Class [R]
19:35	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on November 18, 2016.
20:35	The Bigger Picture
21:25	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
22:00	Australian Service
22:30	Faith Matters [R]
23:15	Question And Answer Session

Wednesday November 23, 2016

00:15	World News
00:35	Tilawat
00:45	In His Own Words
01:15	Yassarnal Qur'an
01:45	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Class
03:00	Philosophy Of The Teachings Of Islam
03:20	Story Time
03:35	Braheen-e-Ahmadiyya
04:10	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 263.
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 07.
07:00	Khuddam UK Ijtema: Rec. September 26, 2010.
08:05	The Bigger Picture: Rec. April 12, 2016.
08:55	Urdu Question And Answer Session: Recorded on October 25, 1996.
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on November 18, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 62-100.
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Rec. November 12, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40	Kids Time: Prog. no. 40.
16:25	Faith Matters: Programme no. 186.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Khuddam UK Ijtema [R]
19:30	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Kids Time [R]
21:40	Muslim Scientists
21:55	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. November 19, 2016.

Thursday November 24, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
01:00	Al-Tarteel
01:30	Khuddam UK Ijtema
02:35	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:05	Muslim Scientists
03:30	In His Own Words
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 264.
06:05	Tilawat
06:15	Yassarnal Quran: Lesson no. 63.
06:50	Jalsa Salana USA Address: Rec. June 22, 2008.
08:20	In His Own Words
08:50	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 169 - 177 and Surah Al-Maaidah, verses 1 - 6, by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 64. Rec. June 28, 1995.
09:55	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
12:10	Tilawat: Surah Yoosuf, verses 49-53 and 54-64.
12:20	Dars Majmooa Ishteharaat
12:45	Yassarnal Qur'an [R]
13:20	Beacon Of Truth: Rec. November 06, 2016.
14:05	Friday Sermon: Rec. November 04, 2016.
15:10	Aaina
15:40	Persian Service
16:15	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:15	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Baitul Ikram Mosque [R]
19:50	Faith Matters
20:45	Aaina [R]
21:15	Open Forum [R]
21:50	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:05	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 18 November , 2016 | Issue No. 47

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

٭......آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو کہ نہایت باوقار، حکمت رکھنے والا اور نفیس انسان ہے۔ ٭......آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کس قدر اہمیت ہے ٭......خلیفہ صاحب دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں، ہمیں چاہئے ان سب باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں ٭......آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔..................(کینیڈا کی وفاقی حکومت کے whip، ٹورانٹو کے میئر اور دیگر مہمان مقررین کے ایڈریسز)

جلسہ سالانہ کینیڈا کے اختتامی اجلاس میں جماعت کینیڈا کی ذیلی تنظیموں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی مجالس میں علم انعامی، سندات خوشنودی کی تقسیم۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور حفظ القرآن سکول کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

٭......آج کی دنیا کا خیال ہے کہ مذہب کی حیثیت ثانوی حیثیت ہے اور اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو اس کے لئے مذہب سے ہٹ کر سوچنے کی ضرورت ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں اکثریت کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں جو فساد برپا ہے اس کی وجہ مذہب ہے جبکہ خود یہ بھی تسلیم کرتے ہیں اور سکولوں میں پڑھایا بھی جاتا ہے کہ انسان نے بنیادی اخلاق مذہب سے سیکھے۔ انسان کو متمدّن اور بااخلاق بنانے میں مذہب کا ہاتھ ہے، کسی فلسفہ دان کا نہیں۔ گویا کہ خود بھی یہ لوگ جو ایسے خیالات رکھتے ہیں ایک مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ٭......اس زمانے میں اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی وجہ سے دنیا کی اس وقت فساد کی حالت ہے جس کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم کی وجہ سے یہ حالت نہیں ہے۔ ہاں ہم کہہ سکتے ہیں بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بعض جگہ یہ حالت ہوئی ہوگی۔ ٭......اگر مسلمان ممالک لڑائیوں اور فساد کی جگہ بنے بھی ہوئے ہیں تو اس میں بڑی طاقتوں کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ اسلحہ یا تو اُن سے خریدا جاتا ہے یا اسلحہ مشرقی یورپ کے ممالک سے خریدا جاتا ہے اور سب کو پتا ہے لیکن نہیں روکتے۔ ٭......اسلام یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی کام چاہے وہ جائز ہو اگر غلط موقع پر ہو رہا ہے تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے
٭......اگر حقیقی امن قائم کرنا ہے تو پھر اسلام کی تعلیم کہتی ہے کہ انتہائی اعلیٰ معیار کے انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ (مختلف آیات قرآنی کے حوالہ سے انصاف کے اعلیٰ معیار کا تذکرہ)

....

٭......ہم اس زمانے میں خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے، جنہوں نے ہماری صحیح رہنمائی کی ہے، جنہوں نے ہمیں بتایا کہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور اس کی تعلیمات نہیں بلکہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ ٭......یہ طاقتور قوموں کے مظالم ہی تھے جن کی وجہ سے لیگ آف نیشن ناکام ہوئی تھی اور دوسری جنگ عظیم لڑی گئی اور یہی حرکتیں اب یواین او (UNO) بڑی حکومتوں کے دباؤ پر کر رہی ہے اور یواین او (UNO) کی ناکامی بھی شروع ہو چکی ہے۔ (دنیا میں عدل و انصاف اور امن قائم کرنے اور مخصوص حالات میں بعض شرائط کے ساتھ جنگوں کی اجازت دینے اور حالت جنگ میں بھی عدل و انصاف پر مبنی اصول و ضوابط پر مشتمل اسلام کی نہایت خوبصورت اور اعلیٰ تعلیمات کا تذکرہ)

....

٭......آج اگر دنیا امن چاہتی ہے، اپنی بقا چاہتی ہے، اپنے بچوں کو اپاہج ہونے سے بچانا چاہتی ہے اور معذور پیدا ہونے سے بچانا چاہتی ہے تو اسلام احمدیت ہی اس کا حل ہے اور اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق جوڑنے میں ہی دنیا کی بقا ہے۔ خدا تعالیٰ کا حق ہم نے ان کو بتانا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو تو تمہاری بقا ہے۔ پس اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو بہت کوشش کی ضرورت ہے۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ لیکن کوششیں بھی اس وقت کامیاب ہوتی ہیں، دعائیں بھی اس وقت قبول ہوتی ہیں جب ہمارے عمل بھی اس کے مطابق ہوں۔ پس ہر احمدی کو اپنے گھروں میں بھی انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے کام کی جگہوں پر بھی انصاف اور عدل قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے محلے اور شہر میں بھی اعلیٰ معیار انصاف اور عدل کے قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا دیکھے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو دنیا کے حقیقی نجات دہندہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2016ء کے اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)........................

مہمانوں کے ساتھ ظہرانہ میں شرکت۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ اعلانات نکاح

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9/اکتوبر بروز اتوار 2016ء

(حصہ اوّل)

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ بارہ سے پندرہ موٹر سائیکلز پر مشتمل پولیس اسکواڈ پہلے سے ہی حضور انور کی رہائشگاہ سے باہر موجود تھا۔

پولیس کے Escort میں قافلہ روانہ ہوا اور گیارہ بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ ہر طرف سے پُرجوش اور بھرپور انداز میں نعرے بلند ہوئے اور جلسہ گاہ کچھ دیر تک نعروں سے گونجتی رہی۔

حضور انور کی آمد پر مہمان مقررین کی تقاریر کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور انور کی موجودگی میں درج ذیل 6 مقررین نے ایڈریسز پیش کئے۔

☆......**سب سے پہلے محمد فیاض صاحب، ممبر قانون ساز اسمبلی سسکاچوان صوبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** سسکاچوان (Saskatchewan) صوبہ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے وسائل سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود کوئی مسجد یہاں تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے دو مساجد بنائی جا رہی ہیں۔ محمود مسجد ریجائنا میں اور بیت الرحمٰن سسکاٹون میں۔ سسکاٹون کی جماعت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اس کی یہ خوش قسمتی ہوگی کہ حضور انور اُن کی جماعت میں جمعہ پڑھائیں گے۔

☆......**اس کے بعد سر اینڈ رولیز لی، وفاقی حکومت کے وھپ (whip) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** آپ سب کا شکریہ آپ کینیڈا تشریف لائے۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی۔ اس دوران مَیں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور خدمت کا سلوک برتا۔ اس بات کو میں ہمیشہ بہت عزیز رکھتا ہوں۔ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں۔ نہ صرف آپ کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ آپ تمام دنیا کے بہترین شہری

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں